2 حقیقی شعبہ

دورانِ سال پاکستان کی معیشت میں حوصلہ افزا بحالی آئی، مالی سال 21ء میں جی ڈی پی کی حقیقی نمو 3.9 فیصد رہنے کا تخمینہ ہے۔ کورونا کی جاری وبا کے باوجود یہ کارکردگی سامنے آئی ہے۔ اسی وبا نے گذشتہ سال جی ڈی پی کی نمو کو منفی 0.5 فیصد تک محدود کرنے میں اپنا کردار ادا کیا تھا۔ مالی سال 21ء کی نمو میں بحالی کی بنیادی وجہ صنعت اور خدمات کے شعبوں میں وقوع پذیر ہونے والی تبدیلی ہے۔ صنعت میں جن شعبوں میں غیر معمولی نمو دیکھی گئی ان میں غذا، گاڑیاں، ٹیکسٹائل، اور بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے وہ زمرے ہیں جو تعمیرات سے منسلک ہیں۔ اس کے علاوہ، اگرچہ زرعی شعبے کی نمو گذشتہ سال کے مقابلے میں مجموعی طور پر سست رہی تاہم گندم، چاول اور مکئی کی پیداوار مالی سال 21ء کے دوران تاریخی طور پر بلند رہی۔ اجناس پیدا کرنے والے شعبے میں فعالیت کا اثر خدمات کے شعبے پر پڑا خاص طور پر ذیلی شعبوں تھوک اور خوردہ تجارت پر۔ اسی طرح پنجاب اور سندھ کے صوبائی سروے سے صنعتی روزگار میں نمو کی اطلاع ملی ہے جو بڑی حد تک کورونا سے پہلے کی سطح یعنی اپنی بحالی کی طرف گامزن معلوم ہوتی ہے۔

1.1 اقتصادی نمو

مالی سال 21ء کے دوران پاکستان کی معیشت نے 3.9 فیصد کی جی ڈی پی نمو حاصل کی جو گذشتہ سال کورونا کی وجہ سے آنے والے سکڑاؤ کے بعد بحالی کی عکاسی کرتی ہے (**جدول 2.1**)۔ یہ نمو وسیع البنیاد تھی جس میں زراعت، صنعت اور خدمات کے شعبوں میں بالترتیب 2.8 فیصد، 3.6 فیصد اور 4.4 فیصد وسعت آئی۔ اقتصادی بحالی میں حکومت اور مرکزی بینک کی سازگار پالیسیوں کا کردار نمایاں تھا، جنہوں نے صحت اور اقتصادی حوالے سے معیشت پر کورونا کے اثرات کو کم کیا۔

جدول 2.1: جی ڈی پی اور اس کے اجزا

نمو فیصد میں

	م س20ءن	م س21ءع
زراعت	3.3	2.8
صنعت	-3.8	3.6
خدمات	-0.6	4.4
جی ڈی پی	**-0.5**	**3.9**

ن: نظر ثانی شدہ، ع: عبوری

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

زرعی شعبے میں مالی سال 21ء کے دوران 2.8 فیصد نمو ہوئی جو گذشتہ سال 3.3 فیصد رہی تھی۔ تقریباً تمام اہم فصلوں کی کارکردگی گذشتہ سال سے بہتر رہی۔ ربیع مالی سال 21ء کے دوران گندم کی پیداوار گذشتہ سال کی نسبت 8.1 فیصد بڑھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ خام مال پر زرِ اعانت دیا گیا اور کم از کم سرکاری قیمت بڑھائی گئی جس سے گندم کا زیرِ کاشت رقبہ بڑھ گیا۔[1] مزید برآں، ربیع کے موسم میں اگائی کے بعد پورے سال کی مکئی کی فصل میں 7.4 فیصد اضافہ ہوا جس کی بنیادی وجہ اس کی یافت میں بہتری ہے۔ زیرِ جائزہ عرصے کے دوران فصلوں کی پیداوار کے تازہ ترین تخمینے خریف مالی سال 21ء کے دوران چاول اور گنّے کی مضبوط کارکردگی میں اضافہ ظاہر کرتے ہیں۔ تاہم کپاس کی پیداوار میں قابلِ ذکر کمی ہوئی جس کے عبوری تخمینوں کو نظر ثانی کے بعد مزید کم کرکے تقریباً 7 ملین گانٹھیں کر دیا گیا تھا یعنی گذشتہ سال کے مقابلے میں 22.8 فیصد کمی۔ یہ مالی سال 85ء کے بعد کپاس کی پست ترین پیداوار ہے، اور اس کے اسباب زیرِ کاشت رقبے میں مسلسل کمی، مون سون کی غیر معمولی طور پر شدید بارشیں اور کیڑوں کے حملے ہیں۔[2] دریں اثنا گلّہ بانی کے شعبے کی نمو مالی سال 21ء کے دوران 3.1 فیصد رہی جو گذشتہ سال 2.1 فیصد رہی تھی۔ اس کی بنیادی وجہ ذیلی شعبے مرغبانی میں بحالی ہے جو کورونا کی پہلی لہر میں

[1] مالی سال 21ء کا موسم ربیع اکتوبر تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران رہا۔

[2] حوالے کے لیے مالی سال 85ء میں کپاس کی پیداوار 5.9 ملین گانٹھیں تھی (ماخذ: وزارت قومی غذائی تحفظ اور تحقیق)۔

مارچ 2020ء کے بعد سے سخت لاک ڈاؤن سے بری طرح متاثر ہوا تھا، تاہم مالی سال 21ء میں بتدریج بحال ہوا کیونکہ حکومت نے اسمارٹ لاک ڈاؤن نافذ کیا۔

صنعتی شعبے میں مالی سال 21ء کے دوران 3.6 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ سال 3.8 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔ صنعت میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی کا شعبہ زیرِ جائزہ عرصے کے دوران تیزی سے بحال ہوا، جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران اس میں 9.0 فیصد نمو آئی جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں 5.1 فیصد سکڑاؤ آیا تھا۔ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو کو غذا، سیمنٹ، ٹیکسٹائل اور گاڑیوں کے شعبوں سے مدد ملی۔ جہاں تک غذائی گروپ کا تعلق ہے تو گنّے کی بہتر فصل سے شکر کی پیداوار میں اضافہ ہوا۔ زیرِ ہدف مالیاتی اور زری ترغیبات کی بنا پر تعمیرات سے منسلک صنعتوں سیمنٹ اور فولاد کی کارکردگی اچھی رہی۔ گاڑیوں کے شعبے میں تحرک کے اسباب نئے اداروں کی آمد، گذشتہ سال کی رُکی ہوئی طلب، ٹریکٹروں پر زرِاعانت، شرحِ مبادلہ میں استحکام، پست شرحِ سود، اور دیہی علاقوں کی بہتر آمدنی ہیں جن سے گاڑیوں کی طلب میں بحالی آئی اور یوں اس شعبے کی پیداوار میں اضافہ ہوا۔[3] زیرِ جائزہ عرصے کے دوران ٹیکسٹائل کے شعبے کی نمو بھی قابلِ ذکر رہی اور سوتی ٹیکسٹائل کے زمرے میں بحالی آئی۔ اس کے برعکس ذیلی شعبوں بجلی اور گیس میں مالی سال 21ء کے دوران گذشتہ سال کی نسبت تیزی سے کمی واقع ہوئی جس کا بنیادی سبب یہ تھا کہ ڈسکوز کو زرِاعانت پہلے سے کم دیا گیا تھا۔[4] تاہم یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران بجلی کی پیداوار کی مقدار گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں زائد رہی۔[5]

اجناس پیدا کرنے والے شعبوں کی مثبت کارکردگی سے خدمات کے شعبے کو مہمیز ملی جس سے اسے 4.4 فیصد نمو حاصل ہوئی جبکہ گذشتہ سال 0.6 فیصد سکڑاؤ آیا تھا۔

قابلِ ذکر یہ ہے کہ تھوک اور خردہ تجارت کی نمو بحال ہوئی کیونکہ مجموعی معاشی سرگرمی اور درآمدات میں اضافہ ہوا، جبکہ مالیات اور بیمہ اور عمومی سرکاری خدمات کی بھی رفتار گذشتہ سال سے بڑھ گئی۔ اگرچہ ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات کی سرگرمیوں میں واجبی سی منفی نمو ہوئی تاہم یہ مالی سال 20ء میں دیکھی گئی تخفیف سے کم تھی۔

دریں اثنا، سندھ اور پنجاب کے صنعتی شعبوں میں روزگار جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران بھی بحالی کی راہ پر گامزن رہا۔[6] اسے بنیادی مہمیز غذا کی پروسیسنگ اور سگریٹ سازی سے متعلق صنعتوں سے ملی جبکہ گاڑیوں اور سوتی ٹیکسٹائل کی صنعتوں نے بھی روزگار کی نمو میں مثبت حصہ لیا۔ یہ پیش رفت بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی اس نمو سے کافی حد تک مطابقت رکھتی ہے جو اِن شعبوں میں دیکھی گئی۔ اسٹیٹ بینک نے فروری 2021ء میں اعتمادِ کاروبار کا جو سروے کیا اس میں صنعت اور خدمات کے شعبوں میں روزگار کے موجودہ اشاریے میں بہتری کی عکاسی ہوئی ہے۔ تاہم اسٹیٹ بینک ہی کے اعتمادِ صارف سروے برائے مارچ 2021ء سے روزگار کی آئندہ توقعات کے بارے میں خرابی کا اظہار ہوتا ہے، جس کی وجہ کورونا کی تیسری لہر کی ابتدا اور اس کے نتیجے میں عائد کردہ پابندیاں ہیں۔

2.2 زراعت

فصلوں کے شعبے نے مالی سال 21ء کے دوران بحیثیتِ مجموعی بہتر کارکردگی دکھائی۔ پانچ میں سے چار اہم فصلوں نے گذشتہ سال کی نسبت زیادہ پیداوار دی (**جدول 2.2**)۔ درحقیقت، عبوری تخمینے ظاہر کرتے ہیں کہ مکئی، چاول، اور گندم کی پیداوار تاریخی طور پر بلند سطح پر پہنچ گئی، جبکہ گنّے کی پیداوار بھی اپنی دوسری بلند ترین سطح پر رہی۔[7] مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران دستیاب عبوری

[3] مالی سال 21ء کے دوران دیہی آمدنیاں بہتر ہوئیں جس کی بنیادی وجہ بلند زرعی آمدنی، غیر ملکی کمائی، اور کارکنوں کی ریکارڈ ترسیلات ہیں۔ دیہی گھریلو مجموعی ماہانہ آمدنی میں تقریباً 26 فیصد زرعی آمدنی سے ہوتی ہے جبکہ اس میں بیرونی ترسیلات کا تناسب 5.8 فیصد ہے (جو شہری گھروں میں 4.0 فیصد ہے) (ماخذ: گھرانوں کا مربوط اقتصادی سروے (ایچ آئی ای ایس) 19-2018ء)۔

[4] ماخذ: نیشنل اکاؤنٹس کمیٹی کے اجلاس منعقدہ 21 مئی 2021ء پر پی بی ایس کا پریس ریلیز (www.pbs.gov.pk/sites/default/files//press_releases/2021/Press%20Release%20103rd%20NAC.pdf)

[5] جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران بجلی کی مجموعی پیداوار (ماسوائے کے الیکٹرک) 88173 گیگاواٹ گھنٹہ تھی جو رواں مالی سال اسی مدت میں 92372 گیگاواٹ گھنٹہ ہوگئی (ماخذ: نیپرا)۔

[6] ماخذ: دفتر شماریات، پنجاب اور دفتر شماریات سندھ۔

[7] مالی سال 18ء میں گنّے نے بلند ترین پیداوار 83.3 ملین ٹن حاصل کی تھی۔

جدول 2.2: فصلوں کی کارکردگی کا جائزہ - مالی سال 21ء ع

رقبہ ہزار ہیکٹر میں، پیداوار ہزار ٹن میں / کپاس کے لیے گانٹھیں، نمو فیصد میں

	رقبہ				پیداوار			
	م س20ء حاصل شدہ	م س21ء ہدف	م س21ء حاصل شدہ	گذشتہ سال کی نسبت نمو	م س20ء حاصل شدہ	م س21ء ہدف	م س21ء حاصل شدہ	گذشتہ سال کی نسبت نمو
اہم فصلیں								
گندم	8,804.7	9,214.0	9,177.6	4.2	25,247.6	27,000	27,283.4	8.1
چاول	3,033.9	2,953.0	3,335.1	9.9	7,413.7	8,000	8,419.3	13.6
کپاس	2,517.3	2,310.0	2,078.9	-17.4	9,148	10,900	7,063.90	-22.8
مکئی	1,404.2	1,335.0	1,417.8	1.0	7,883	6,700	8464.9	7.4
گنا	1,039.8	1,175.0	1,165.0	12.0	66,379.6	69,500	81,009.3	22.0
چھوٹی فصلیں (منتخب)**								
چنا	943.9	988.2	872.7	-7.5	497.6	540	251.2	-49.5
مونگ	172.9	179.4	231.4	33.7	125.9	140	204.5	62.4
آلو	185.4	187.6	234.4	26.4	4552.7	4,700	4681.0	2.8
پیاز	148.2	159.1	153.8	3.8	2,122.0	2,100	2099.8	-1.0
ٹماٹر	57.8	49.9	59.0	2.1	594.2	500	670.5	12.8

ع: عبوری

ماخذ: وزارتِ قومی غذائی تحفظ اور تحقیق، پاکستان دفتر شماریات

تخمینوں کے مطابق گندم کی پیداوار گذشتہ سال سے 8.1 فیصد بڑھی، کیونکہ اس کا زیرِ کاشت رقبہ بڑھ گیا اور یافت بھی بہتر رہی۔ گندم کی اس پیداوار کے حصول میں پالیسی کا تعاون بھی کارفرما ہے۔

خام مال

کھاد، پھپھوندی کُش دواؤں اور گھاس پھونس ختم کرنے والی دواؤں پر زرِ اعانت، اور گندم کی سرکاری قیمت میں اضافہ ربیع موسم کے لیے حکومت کا پالیسی تعاون تھا۔ بالخصوص، ڈی اے پی، فاسفیٹ، اور پوٹاشک کھاد کو فی 50 کلو گرام تھیلے پر ایک ہزار روپے زرِ اعانت دیا گیا جبکہ پھپھوندی کُش دواؤں اور گھاس پھونس ختم کرنے والی دواؤں پر بالترتیب 250 روپے اور 150 روپے فی ایکڑ زرِ اعانت دیا گیا۔ نیز، نومبر 2020ء میں اقتصادی رابطہ کمیٹی نے سفارش کی کہ گندم کے فی 40 کلو گرام تھیلے کی مالی سال 20ء میں جو کم سے کم سرکاری قیمت (ایم ایس پی) 1400 روپے تھی اسے رواں سیزن بڑھا کر 1650 روپے کیا جائے چنانچہ اپریل 2021ء میں اقتصادی رابطہ کمیٹی نے گندم کے فی 40 کلو گرام تھیلے کی قیمت مزید بڑھا کر 1800 روپے کرنے کی سفارش دی۔

ڈی اے پی پر زرِ اعانت کے نتیجے میں اس کا استعمال گذشتہ سال کی نسبت اکتوبر تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران 2.3 فیصد بڑھ گیا (**شکل 2.1 الف**)۔ تاہم ڈی اے پی پر زرِ اعانت کے اثرات اس کی قیمت بڑھنے کے نتیجے میں زائل ہوگئے۔ چونکہ ملک میں دستیاب بیشتر ڈی اے پی درآمد شدہ ہوتی ہے اس لیے اس کی مقامی قیمت عالمی قیمت سے منسلک ہے۔ اکتوبر تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران ڈی اے پی کی عالمی قیمت اوسطاً 49 فیصد بڑھ گئی۔[8] اس کی عالمی قیمت میں تیزی سے اضافے کی بنا پر زیرِ جائزہ عرصے میں اس کا استعمال بھی کسی حد تک محدود رہا۔

[8] ڈی اے پی کی عالمی قیمتیں طلب و رسد کے ملے جلے عوامل کے باعث بڑھیں۔ فصل اگانے والے اہم علاقوں میں بلند زرعی آمدنیوں اور سرکاری معاون اسکیموں کے باعث ایک طرف طلب مستحکم تھی، تو دوسری طرف کھاد کی تجارت میں تعطل (جو بنیادی طور پر اس طرح شروع ہوا کہ امریکہ نے مراکش اور روس سے آنے والی کھاد پر جوابی ڈیوٹیاں عائد کردیں) نے رسد کو کمزور کردیا (ماخذ: عالمی بینک)۔

شکل 2.1 الف: اکتوبر تا مارچ، ڈی اے پی کا استعمال اور قیمت

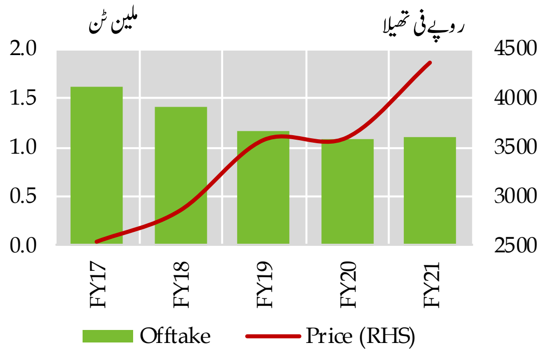

شکل 2.1 ب: اکتوبر تا مارچ، یوریا کا استعمال اور قیمت

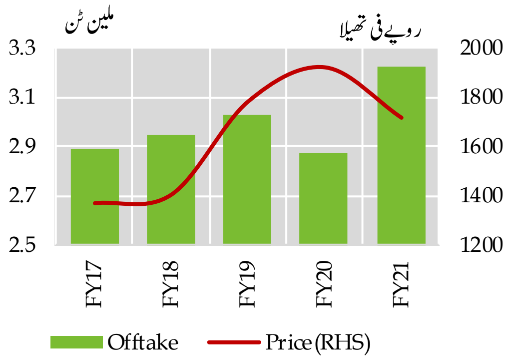

Source: National Fertilizer Development Center

اس کے برعکس، اکتوبر تا مارچ مالی سال 21ء میں یوریا کی قیمتیں گیس انفرا اسٹرکچر ڈیولپمنٹ سیس (جی آئی ڈی سی) میں کمی کے بعد 10.7 فیصد گر گئی تھیں جس کے سبب اس کا استعمال بڑھ گیا۔[9] آخر کار یوریا کو زرِ اعانت تو نہیں ملا تاہم مالی سال 21ء اکتوبر تا مارچ عرصے میں اس کا استعمال 12.4 فیصد بڑھ گیا (**شکل 2.1 ب**)۔

دریں اثنا، جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران زرعی قرضے کا اجرا گذشتہ سال کے مقابلے میں 4.6 فیصد زائد رہا (**جدول 2.3**)۔ اس سے قطع نظر، قرضوں کے اجرا میں تیزی مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران آئی جس سے 13.1 فیصد اضافہ ہوا۔ جاری سرمائے سے متعلق زرعی شعبے کے پیداواری قرضوں میں تیسری سہ ماہی میں نمو دیکھی گئی۔ اس کے علاوہ ترقیاتی مقاصد کے لیے طویل مدتی قرضوں میں بھی اضافہ ہوا۔

غیر زرعی شعبے میں قرضوں کے اجرا میں گذشتہ سال کی نسبت زیادہ اضافہ مرغبانی کے شعبے میں مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ہوا۔ قبل ازیں کورونا کی وجہ سے سخت لاک ڈاؤن کے نتیجے میں مرغبانی کے کاروبار میں رسدی پہلو سے ہونے والے نقصانات کی بنا پر مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی کے دوران قرضے کا استعمال رک گیا تھا۔ یہ رجحان تیسری سہ ماہی میں بدل گیا جب قرضوں کے بلند اجرا سے ظاہر ہوا کہ زیر جائزہ عرصے کے دوران پولٹری کی اشیا کی طلب بحال ہوئی ہے۔ جنوری تا فروری 2021ء میں گھر سے باہر کھانے اور تقریبات پر لاک ڈاؤن کی پابندیاں بھی کم نافذ ہوئیں جو بالآخر مارچ 2021ء میں سخت ایس او پیز کے نفاذ پر منتج ہوئیں۔[10]

جہاں تک آب پاشی کا تعلق ہے تو موسم ربیع مالی سال 21ء کے دوران پانی کی دستیابی گذشتہ سال سے بہتر رہی حالانکہ پانی سسٹم کے اوسط استعمال سے کم تھا۔ اکتوبر تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران رِم اسٹیشن کا بہاؤ 21.1 ملین ایکڑ فٹ (ایم اے ایف) رہا جو ربیع سے پہلے کی پیش گوئی یعنی 23.4 ملین ایکڑ فٹ سے تقریباً 10 فیصد کم ہے۔[11] اگر ذخیرے سے پانی کے اخراج، پانی کے ضیاع، اور معمولی سے غیر ارادی اخراج کو، جو کوٹری بیراج کے بعد ہوتا ہے، مدِ نظر رکھا جائے تو نہروں سے پانی کا مجموعی اخراج 31.2 ملین ایکڑ فٹ بنتا ہے جو کہ سسٹم کے اوسط استعمال

[9] جنوری 2020ء میں اقتصادی رابطہ کمیٹی نے 400 روپے کا جی آئی ڈی سی ختم کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ کاشت کاروں کو سستی کھاد ملے۔ چنانچہ فروری 2020ء کے بعد سے یوریا کی قیمتیں اعتدال پر آ گئیں۔

[10] اگرچہ پولٹری کی اشیا کے نرخ مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران بڑھے تھے تاہم یہ پولٹری کی طلب بڑھنے کی کوئی قابلِ بھروسہ علامت نہیں ہے، خصوصاً مسابقتی کمیشن آف پاکستان (سی سی پی) کی تحقیقات کے نتائج کی روشنی میں جو مئی 2021ء میں عام کیے گئے کہ قیمتیں بڑھانے کے لیے پولٹری فیڈ ملز کے مابین کارٹل سازی اور قیمتوں پر گٹھ جوڑ نے چکن اور انڈوں کے نرخ بڑھانے میں اپنا کردار ادا کیا (ماخذ: سی سی پی پریس ریلیز، بتاریخ 7 مئی 2021ء)۔

[11] رِم اسٹیشن بہاؤ دریائے سندھ، کابل، جہلم اور مشرقی دریاؤں سے آنے والے بہاؤ پر مشتمل ہے۔

36.7 ملین ایکڑ فٹ سے تقریباً 15 فیصد کم ہے۔[12] ارسا کی ایک مشاورتی کمیٹی نے نہروں سے پانی کے مجموعی اخراج پر اطمینان کا اظہار کیا کیونکہ اس نے 10 فیصد کی سے معمولی سا انحراف کیا جس کا ربیع سیزن سے پہلے پتہ اندازہ لگا لیا گیا تھا اور پانی کے بندوبست کے موثر طریقوں کے استعمال سے یہ مسئلہ قابلِ حل تھا۔[13]

جدول 2.3: زرعی قرضے کا اجرا

ارب روپے

	س3		جولائی تا مارچ	
	م س20ء	م س21ء	م س20ء	م س21ء
زرعی شعبہ				
الف۔ پیداواری	151.5	162.8	430.9	452.4
ب۔ ترقیاتی	6.2	15.9	28.7	55.6
ج۔ مجموعی زرعی شعبہ (الف+ب)	157.7	178.7	459.6	508.0
غیر زرعی شعبہ				
گلہ بانی/ڈیری	77.8	89.3	236.7	250.1
مرغبانی	50.7	56.0	177.9	158.0
دیگر	11.6	12.9	38.0	37.7
د۔ مجموعی غیر زرعی شعبہ	140.1	158.2	452.6	445.8
مجموعی زرعی قرضہ (ج+د)	**297.8**	**336.9**	**912.2**	**953.8**

ماخذ: بینک دولت پاکستان

گندم

مالی سال 21ء کی ربیع فصل کے دوران گندم کی پیداوار تاریخ کی بلند ترین 27.3 ملین ٹن تک پہنچ گئی جو گذشتہ سال سے 8.1 فیصد زائد ہے (**جدول 2.4**)۔ اس اضافے کی وجوہات یہ ہیں کہ گندم کا زیرِ کاشت رقبہ 4.2 فیصد بڑھ گیا، جبکہ یافت بھی گذشتہ سال سے 3.7 فیصد بہتر ہوئی۔ زیرِ کاشت رقبہ خاص طور پر پنجاب میں زیادہ بڑھا (جو گذشتہ سال سے تقریباً 230 ہزار ہیکٹر زائد رہا) جبکہ بلحاظ اوسط پنجاب ہی گندم کی پیداوار میں تقریباً تین چوتھائی کا حصہ دار ہے۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا، خام مال کے حوالے سے پالیسی تعاون کے علاوہ گندم کی کم از کم قیمت بڑھانے سے کاشت کاروں کو ترغیب ہوئی کہ وہ گندم کے لیے زیادہ رقبہ مختص کریں۔

اس سے قطع نظر، اگرچہ گندم کی پیداوار اپنے سالانہ ہدف سے زائد رہی اور ریکارڈ بلندی تک پہنچی تاہم گندم کے تخمینہ شدہ مجموعی سالانہ استعمال نے طلب و رسد کا فرق پیدا کر دیا۔ بالخصوص، گندم کے بقایا ذخائر، 0.324 ملین میٹرک ٹن، کو ملا کر مجموعی طور پر تقریباً 27.6 ملین میٹرک ٹن گندم غذائی سال کے آغاز (یکم مئی 2020ء) پر دستیاب تھی، جبکہ 2021ء میں گندم کے استعمال کا سالانہ تخمینہ 29.5 ملین میٹرک ٹن تھا (**جدول 2.5**)۔ چنانچہ اگلے غذائی سال میں اس فرق کو پورا کرنے کے لیے گندم درآمد کرنا ہوگی۔

مکئی

مالی سال 21ء کے دوران مکئی کی پیداوار میں گذشتہ سال کی نسبت 7.4 فیصد نمو ہوئی (**جدول 2.6**)۔ حالیہ اضافہ پنجاب میں مکئی کی یافت بڑھنے کی بنا پر ہوا ہے۔ پنجاب میں مکئی کی یافت حوصلہ افزا طور پر گذشتہ 17 سال یعنی 05-2004ء سے بڑھ رہی ہے، اُس وقت یافت میں 70.7 فیصد اضافہ ہوا تھا (**شکل 2.2**)۔ اس عرصے کے دوران مکئی کی یافت میں بہتری کا جزوی سبب دوغلی اقسام کے درآمد شدہ بیجوں کا استعمال ہے۔ مالی سال 21ء کے دوران بھی دستیاب بیجوں میں سے تقریباً 85 فیصد درآمد شدہ بیج تھے۔ اس سے درآمد شدہ بیجوں پر خاصے انحصار کا پتہ چلتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مکئی کے بیجوں کی ضروریات پوری کرنے کے حوالے سے بیجوں کی ملکی کمپنیوں کی مقامی استعداد کم ہے۔[14]

12 سسٹم کے اوسط استعمال کا تخمینہ پانی کی تقسیم کے 1991ء کے معاہدے کی ذیلی شق 14 بی کی بنیاد پر لگایا جاتا ہے۔ متعلقہ اقتباس من و عن: '1977ء تا 1982ء مدت میں سسٹم کا حقیقی اوسط استعمال کا ریکارڈ مستقبل کے ضوابط بنانے کے لیے بطور رہنما اصول استعمال کیا جائے گا'۔

13 ماخذ: ارسا پریس ریلیز بتاریخ یکم اکتوبر 2020ء۔

14 یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ پاکستان زرعی تحقیقی کونسل (پی اے آر سی) کی ورائٹی ایویلیوایشن کمیٹی نے اکتوبر 2020ء میں مکئی کے دوغلے بیجوں کی جن 55 اقسام کی منظوری دی ان میں سے صرف دو اقسام سرکاری شعبے کے اداروں یعنی میز اینڈ ملٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ یوسف والا اور جامعہ فیصل آباد کی تیار کردہ تھیں (ماخذ: پی اے آر سی)۔

جدول 2.4: گندم کی فصل کی کارکردگی ع

رقبہ ہزار ہیکٹر میں، پیداوار ہزار میٹرک ٹن میں، یافت کلوگرام فی ہیکٹر

	رقبہ			پیداوار			یافت		
	م س 20ء	م س 21ء ہدف	م س 21ء	م س 20ء	م س 21ء ہدف	م س 21ء	م س 20ء	م س 21ء ہدف	م س 21ء
پنجاب	6,515.3	6,555.78	6746	19,401.1	20,000	20,900	2,977.8	3,050.7	3,098.1
سندھ	1,134.2	1,214.03	1,202.6	3,846.1	4,000	3,995.5	3,391.0	3,294.8	3,322.4
پختونخوا	727.3	890.292	770.9	1,130.4	1700	1,235.7	1,554.2	1,909.5	1,602.9
بلوچستان	427.9	566.549	458.2	607.2	1300	1,162.1	1,419.0	2,294.6	2,536.2
پاکستان	**8,804.7**	**9,226.7**	**9,177.6**	**25,247.5**	**27,000**	**27,293.4**	**2,867.5**	**2,926.3**	**2,973.9**
سال بسال نمو			**4.2**			**8.1**			**3.7**

ع: عبوری

ماخذ: وزارتِ قومی غذائی تحفظ اور تحقیق

قبل ازیں مکئی کے دوغلے بیجوں کی تیاری کو بڑے منصوبوں سے تعاون ملا تھا جیسے 'ایگریکلچرل انوویشن پروگرام' (اے آئی پی) جو تقریباً سات سال 2020ء تک فعال رہا۔ یہ سرکاری اور نجی شعبے کے متعلقہ فریقوں کی مشترکہ کوشش تھی۔ اس پروگرام کے تحت پاکستان میں مکئی کی 3000 سے زائد مصنوعات کی آزمائش میں تعاون کیا گیا جس کے نتیجے میں مکئی کے 60 نئے دوغلے بیجوں اور اقسام کی شناخت کی گئی۔[15، 16] اس قسم کے سرکاری اور نجی اشتراک سے بلند یافت دینے والے بیج تیار ہوتے ہیں، ان کی آزمائش کی جاتی ہے، اور تیزی سے استعمال کیا جاتا ہے، چنانچہ مکئی کی یافت بہتر ہونے کی صورت میں اس مشق کے نتائج منہ بولتا ثبوت ہوتے ہیں۔

اس کے علاوہ حکومتِ پنجاب نے مکئی کے کاشت کاروں کو اپنی ٹیکنالوجی اور کاشت کاری کے طریقے بہتر بنانے کی بھی سہولت دی ہے جس میں کئی چیزیں شامل ہیں۔ پنجاب اری گیٹڈ ایگریکلچر پروڈکٹیوٹی امپروومنٹ پروجیکٹ (پی آئی پی آئی پی) کے تحت مکئی کی کاشت کے لیے بہاؤ والی روایتی آبپاشی کے بجائے قطراتی آبپاشی (drip irrigation) کو فروغ دینا۔ معلوم ہوا ہے کہ روایتی آبپاشی کی جگہ قطراتی آبپاشی استعمال کرنے سے یافت میں 20 فیصد اضافہ ہو جاتا ہے جبکہ پانی اور کھاد کی بھی

جدول 2.5: گندم کے صرف کے سالانہ تخمینے

ملین میٹرک ٹن

صوبہ/علاقہ	2020ء	2021ء
پنجاب	13.5	14.0
سندھ	5.8	6.0
پختونخوا	4.3	4.5
بلوچستان	1.5	1.5
گلگت بلتستان	0.2	0.2
آزاد جموں و کشمیر	0.3	0.3
ذیلی مجموعہ	**25.4**	**26.4**
بیج کی ضروریات	1.2	1.2
یوٹیلٹی اسٹورز کارپوریشن	0.4	0.4
مرغبانی/ضیاع	0.3	0.3
پاک فوج	0.2	0.2
تزویراتی ذخائر	0.0	1.0
مجموعہ	**27.5**	**29.5**

ماخذ: وفاقی کمیٹی برائے زراعت کے 16 ویں اجلاس (8 اپریل 2021ء) کے لیے وزارت قومی غذائی تحفظ اور تحقیق کا ورکنگ پیپر

[15] ایگریکلچرل انوویشن پروگرام کے اہم اسٹیک ہولڈرز میں پی اے آر سی، انٹرنیشنل میز اینڈ ویٹ امپروومنٹ سنٹر، اور یو ایس ایڈ شامل تھے۔

[16] ماخذ: یہ خبر بعنوان 'بین الاقوامی پروگرام پاکستان میں مکئی کی کاشت کے ایک نئے دور میں داخل ہوتا ہے' بتاریخ 30 جون 2020ء متعلقہ سینٹر کی ویب سائٹ (www.cimmyt.org) پر دستیاب ہے۔

جدول 2.6: مکئی کی فصل کی کارکردگی ع

رقبہ ہزار ہیکٹر میں، پیداوار ہزار میٹرک ٹن میں، یافت کلوگرام فی ہیکٹر، فرق فیصد میں

	رقبہ			پیداوار			یافت		
	2019-20ء	2020-21ء	فرق	2019-20ء	2020-21ء*	فرق	2019-20ء	2020-21ء	فرق
پنجاب	944.9	948.6	0.4	6,994.7	7,565.0	8.2	7,402.6	7,974.9	7.7
پختونخوا	452.5	460.7	1.8	881.6	891.0	1.1	1,948.3	1,934.0	-0.7
بلوچستان	2.7	4.4	63.0	2.7	4.6	70.4	1,000.0	1,045.5	4.5
سندھ	3.9	4.2	7.7	4.0	4.2	5.0	1,025.6	1,000.0	-2.5
پاکستان	**1,404.20**	**1,417.80**	**1.0**	**7,883.0**	**8,464.9**	**7.4**	**5,613.9**	**5,970.4**	**6.4**

ع: عبوری

ماخذ: وزارتِ قومی غذائی تحفظ اور تحقیق

بچت ہوتی ہے۔[17] ایک اور مثال بُھٹّہ چننے والی مشین (cob picker) کی ہے جسے دیہی پنجاب میں ٹیکنالوجی کے ساتھ زراعت اور مارکیٹنگ بڑھانے کے منصوبے کے تحت فروغ دیا جارہا ہے۔ یہ مشین روایتی طریقوں کے مقابلے میں زیادہ کارگر انداز میں مکئی کی فصل کو ممکن بناتی ہے اور اگلے سیزن میں فصل کی یافت کے امکانات کو بھی بہتر بناتی ہے۔[18]

شکل 2.2: مکئی کی یافت

کلوگرام فی ہیکٹر

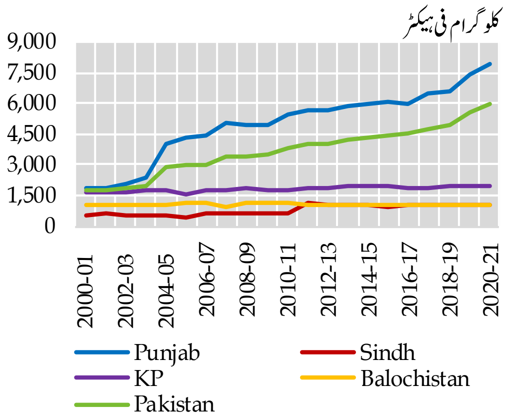

Source: MNFSR

2.3 صنعتی شعبہ

عبوری تخمینوں سے اس بات کا اشارہ ملتا ہے کہ مالی سال 20ء کے مقابلے میں مالی سال 21ء میں صنعتی شعبے میں تیزی سے بحالی آئی۔ اس شعبے میں گذشتہ سال 3.8 فیصد کا سکڑاؤ آیا تھا جبکہ رواں سال 3.6 فیصد نمو دیکھی گئی (**جدول 2.7**)۔

جدول 2.7: صنعتی شعبے کی نمو

فیصد

	م س20ء ن	م س21ء ع
صنعتی شعبہ	**-3.8**	**3.6**
کان کنی اور کوہ کنی	-8.3	-6.5
اشیاسازی	-7.4	8.7
بڑے پیمانے کی اشیاسازی	-10.1	9.3
چھوٹے پیمانے کی اشیاسازی	1.5	8.3
مذبح	4.1	3.9
بجلی کی پیداوار اور تقسیم اور گیس کی تقسیم	22.4	-23.0
تعمیرات	5.5	8.3

ن: نظر ثانی شدہ، ع: عبوری

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

[17] ماخذ: حکومت پنجاب، محکمہ زراعت نے پی آئی پی کی فیچر خبر بعنوان 'روایتی طریقے بدل کر جدت طراز کاشت کاری کا فروغ' جاری کی۔

[18] ماخذ: سی اے بی آئی بلاگ بعنوان 'پاکستان کے مکئی کے کاشت کار پیداواریت میں بہتری کی خاطر مشینی ٹیکنالوجی کی مدد لینے کو تیار' بتاریخ 23 اکتوبر 2020ء۔

شکل 2.3: بڑے پیمانے کی اشیا سازی - مقدار کا ماہانہ اشاریہ

اشاریہ، مالی سال 06ء= 100

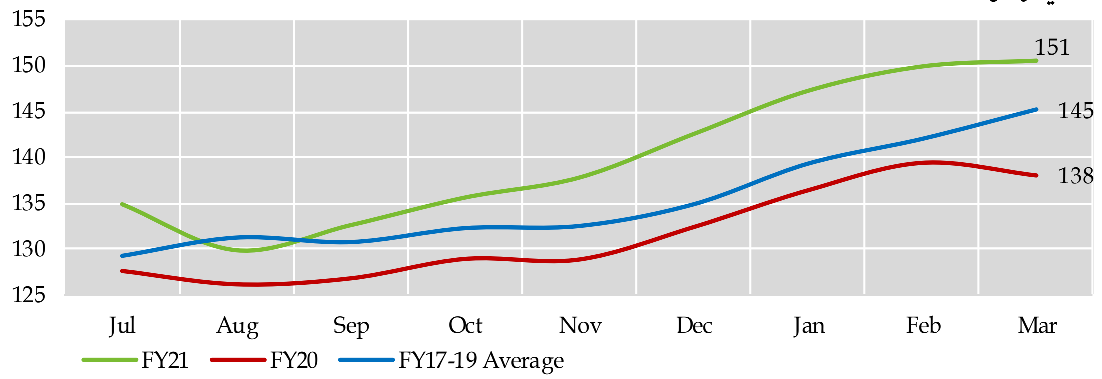

Source: Pakistan Bureau of Statistics

اس کارکردگی کے بنیادی طور پر دو اسباب ہیں: (i) ملک بھر میں لاک ڈاؤن کے حالات میں نرمی، اور (ii) سازگار معاشی پالیسیاں۔ مکمل لاک ڈاؤن نے مالی سال 20ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران معیشت کو بری طرح متاثر کیا تھا اور قبل ازیں حاصل ہونے والی کامیابیوں کو زائل کر دیا تھا۔ جب مالی سال 21ء شروع ہوا تو ملک کورونا کی پہلی لہر کی زد میں تھا۔ چونکہ وائرس اور اس کا پھیلاؤ محدود کرنے کے طریقوں کے بارے میں زیادہ معلومات دستیاب ہونے لگیں چنانچہ کورونا پر قابو پانے کے لیے حکومت کو اسمارٹ لاک ڈاؤن لگانے پڑے جس سے معاشی سرگرمیوں کا متاثر ہونا کم ہوا۔ یہ متوازن طرزِ عمل نہایت اہم ثابت ہوا اور صنعتی شعبے نے تیزی سے بحالی دکھائی حتیٰ کہ یہ بحالی کورونا کی دوسری اور تیسری لہر کے دوران بھی جاری رہی۔

اسمارٹ لاک ڈاؤن کے ساتھ ساتھ مرکوز مالیاتی تعاون پیش کیا گیا اور نہایت نرم زری پالیسی اپنائی گئی۔ مالیاتی تعاون کے سلسلے میں حکومت نے معیشت کے مختلف شعبوں کے لیے خصوصی منصوبوں کا اعلان کیا، خاص طور پر مزدوروں کی بے حد ضرورت رکھنے والے تعمیراتی شعبے کے لیے جس میں رئیل اسٹیٹ ڈیولپرز کے لیے ترغیبات پیش کی گئی۔ اس سے تعمیرات اور اس سے منسلک صنعتوں میں توسیع ہوئی۔ معیشت کی بحالی کی حکومتی کوششوں میں مدد دینے کے لیے اسٹیٹ بینک نے اپنا پالیسی ریٹ کم کر دیا اور بہت سے دیگر اقدامات میں شامل متعدد عارضی اسکیمیں متعارف کرائیں جیسے ٹی ای آر ایف کے تحت نئی سرمایہ کاری میں مدد دینا، آر ایف سی سی کے تحت شعبۂ صحت کی معاونت، قرضوں کی میعاد میں اضافہ اور ان کی تنظیم نو، اور ایس بی پی روزگار اسکیم۔[19] باضابطہ ذرائع سے مزید رقوم لانے کی حوصلہ افزائی کے لیے حکومت اور اسٹیٹ بینک نے جو فعال اقدامات کیے اُن سے کارکنوں کی ترسیلات کی آمد ریکارڈ بلندی پر پہنچانے میں بھی مدد ملی جس سے طلب میں اضافہ ہوا۔

صنعتی شعبے کے ذیلی شعبے اشیا سازی نے مالی سال 21ء کے دوران نمو میں بنیادی حصہ ادا کیا۔ خاص طور پر بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے میں تیزی سے بحالی آئی، حتیٰ کہ وہ مالی سال 17ء تا مالی سال 19ء کی اپنی اوسط سطح سے بھی آگے نکل گیا (**شکل 2.3**)۔ دریں اثنا، چھوٹے پیمانے کی صنعتیں گذشتہ سال کے تعطل کے بعد معمول کی نمو کے راستے پر گامزن ہو گئیں۔

ادھر، مالی سال 21ء کے دوران دو ذیلی شعبوں کی کارکردگی اوسط سے کم رہی۔ توانائی کے شعبے میں دو ہندسی سکڑاؤ آیا جس کی اہم وجوہ یہ ہیں کہ حکومت نے ڈسکوز کے لیے پست زرِ اعانت مختص کیا، پیداوار میں اضافہ بھی پست رہا، اور بجلی کا

[19] کورونا کی وبا پر قابو پانے کی غرض سے اسٹیٹ بینک کے اقدامات پر مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے براہ کرم اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ دیکھیے www.sbp.org.pk/covid/index.html

شکل 2.4 الف: سہ 3 میں سوتی دھاگے کی پیداوار میں نمو

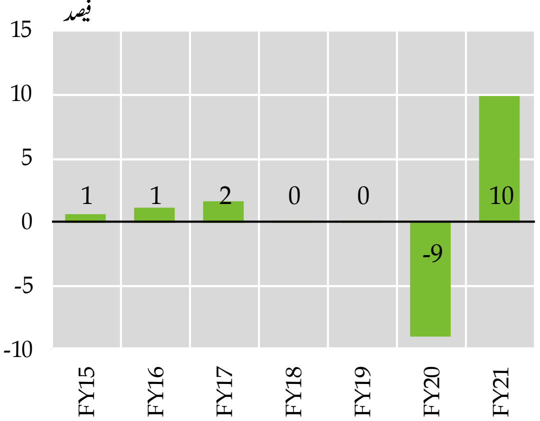

Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 2.4 ب: سہ 3 میں سوتی کپڑے کی پیداوار میں نمو

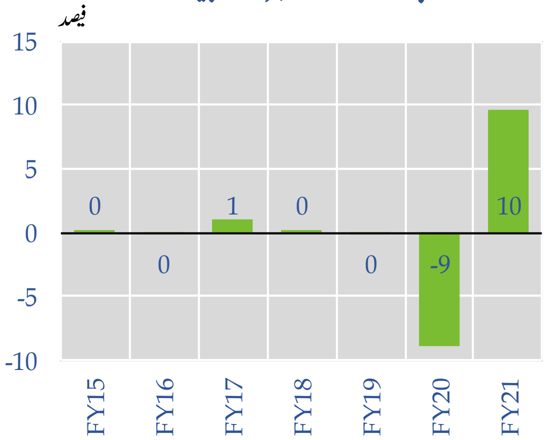

وساطتی استعمال بلحاظ تناسب زائد رہا۔[20] دوسرا شعبہ جس کی پیداوار رواں مالی سال کم رہی کان کنی اور کوہ کنی کا ہے۔مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں یہ رجحان دیکھا گیا کہ خام تیل اور قدرتی گیس کی پیداوار گذشتہ سال کی نسبت کم رہی، چنانچہ مالی سال 21ء کے دوران کان کنی اور کوہ کنی کے شعبے کی پیداوار میں کمی کا سبب یہ ہے کہ ان اشیا کی تلاش میں کمی آ گئی تھی۔

بڑے پیمانے کی اشیاسازی[21]

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے کی پیداوار میں 9.0 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال 5.1 فیصد سکڑاؤ آیا تھا(**جدول 2.8**)۔مالی سال 20ء کے مارچ تا جون عرصے کے دوران سخت لاک ڈاؤن کے نتیجے میں پڑنے والا اساسی اثر ان اہم وجوہات میں سے ایک تھا جن سے ان دونوں مدتوں کے مابین نمو میں اتنا تغیر آیا۔ اس بحالی میں دوسرے عوامل نے بھی اپنا اہم کردار ادا کیا، یعنی مرکوز مالیاتی تعاون اور نہایت نرم زری پالیسی پر مشتمل معاون پالیسی ماحول۔ ٹیکس ریلیف اور سستے مکانات کی اسکیموں جیسے مالیاتی اقدامات نے تعمیراتی شعبے کی طلب کو مہمیز دی جو بنیادی طور پر مزدوروں پر مشتمل شعبہ ہے۔ ان اسکیموں سے سیمنٹ اور فولاد کی صنعتوں کو براہِ راست فائدہ اٹھایا۔ زری مہمیز نے بھی بڑے پیمانے کی اشیاسازی کے شعبے کو بحالی میں مدد ملی خاص طور پر پست شرحِ سود اور عارضی ریلیف کے اقدامات۔ اس کے علاوہ مارکیٹ پر مبنی شرحِ مبادلہ نے بھی بیرونی تجارت کی حامل صنعتوں مثلاً گاڑیوں اور ٹیکسٹائل کی مدد جاری رکھی۔ گاڑیوں کے شعبے کو مستحکم شرحِ مبادلہ کے ساتھ ساتھ استعمال شدہ گاڑیوں کی پست درآمد سے بھی فائدہ ہوا۔ ٹیکسٹائل میں نمو کو مستحکم بیرونی طلب سے فائدہ پہنچا (دیکھیے باب 5)۔

سہ ماہی بنیاد پر دیکھا جائے تو مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران پیداوار میں 11.5 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 9.1 فیصد کمی آئی تھی۔ ان دو مدتوں (یعنی مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی بمقابلہ مالی سال 20ء کی تیسری سہ ماہی) کے دوران کارکردگی کا یہ نمایاں فرق اس لیے ہے کہ ان دونوں میں لاک ڈاؤن کی نوعیت مختلف تھی۔

ٹیکسٹائل

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران ٹیکسٹائل شعبے کی پیداوار میں 5.9 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال اس مدت میں 2.6 فیصد سکڑاؤ آیا تھا۔ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران سوتی ٹیکسٹائل کے زمرے میں بحالی دیکھی گئی۔ گذشتہ سال کی اسی مدت سے اس کا موازنہ کیا جائے تو جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران

[20] ماخذ: نیشنل اکاؤنٹس کمیٹی کے اجلاس منعقدہ 21 مئی 2021ء پر پی بی ایس کا پریس ریلیز۔

[21] یہ سیکشن مارچ 2021ء تک کے حقیقی ڈیٹا پر مشتمل ہے۔ چنانچہ اس سیکشن میں دیے گئے اعداد و شمار کی **جدول 2.7** میں دیے گئے ڈیٹا سے مطابقت نہیں ہوگی کیونکہ وہ سالانہ تخمینے ہیں۔

جدول 2.8: بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو

فیصد سال بسال

	وزن	جولائی تا مارچ		سہ 1		سہ 2		سہ 3	
		م س20ء	م س21ء	م س20ء	م س21ء	م س20ء	م س21ء	م س20ء	م س21ء
بڑے پیمانے کی اشیا سازی	70.3	-5.1	9.0	-5.5	4.5	0.1	10.4	-9.1	11.5
ٹیکسٹائل	20.9	-2.6	5.9	0.2	2.2	0.5	2.9	-8.4	13.1
سوتی دھاگہ	13	-3.0	3.2	0.2	0.1	0.0	0.1	-9.0	9.9
سوتی کپڑے	7.2	-2.8	3.0	0.1	-0.1	0.3	0.0	-8.8	9.7
پٹ سن مصنوعات	0.3	8.2	1.7	-14.8	10.7	3.5	-5.8	37.6	2.2
غذا	12.4	-1.7	11.7	-9.0	13.4	16.7	25.0	-7.1	3.5
شکر	3.5	-1.7	16.7	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں	97.1	72.1	-14.3	0.4
سگریٹ	2.1	-31.5	17.8	-34.5	31.2	-24.3	0.9	-35.4	23.8
نباتی گھی	1.1	5.8	-3.4	2.0	-5.6	8.8	-0.9	6.8	-3.7
خوردنی	2.2	9.3	-0.1	0.0	3.2	13.9	-0.2	14.0	-2.9
مشروبات	0.9	-7.3	6.7	-14.1	7.6	-0.4	-9.4	-3.2	21.4
پیٹرولیم مصنوعات	5.5	-17.5	12.7	-14.5	2.4	-5.9	7.0	-32.0	33.8
فولاد	5.4	-8.0	1.7	-17.0	-8.1	-6.8	6.0	2.0	7.2
غیر دھاتی معدنیات	5.4	1.9	24.3	-0.9	22.2	6.3	18.3	-0.2	33.2
سیمنٹ	5.3	1.8	25.1	-1.4	22.8	6.3	19.2	0.0	34.1
گاڑیاں	4.6	-37.7	23.4	-34.6	-5.8	-40.1	31.1	-38.6	49.8
جیپ اور کار	2.8	-47.7	24.7	-38.6	-21.1	-54.6	42.6	-50.4	67.4
کھاد	4.4	5.8	5.7	15.9	2.0	-5.1	13.3	7.9	1.9
دواسازی	3.6	-5.3	12.6	-11.9	14.4	-0.7	12.0	-3.6	11.6
کاغذ	2.3	4.3	-0.6	-1.3	-2.2	16.0	-3.2	-1.2	3.7
برقی آلات	2	-15.6	-20.8	11.0	-20.4	-15.7	-21.4	-34.2	-20.6
کیمیکل	1.7	11.3	11.7	4.9	10.5	14.7	10.7	14.6	13.8
کاسٹک سوڈا	0.4	45.5	7.9	35.0	2.5	60.5	5.1	42.2	17.1
چمڑے کی مصنوعات	0.9	6.5	-38.3	6.3	-44.5	16.0	-41.0	-2.1	-29.1

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

سوتی دھاگے اور سوتی کپڑے کی پیداوار میں 3.2 فیصد اور 3.0 فیصد نمو ہوئی۔ سوتی ٹیکسٹائل میں ہونے والی تقریباً تمام نمو مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ہوئی، چنانچہ گذشتہ سال کی اسی مدت کی نسبت تیسری سہ ماہی کے دوران دھاگے اور کپڑے کی پیداوار بالترتیب 9.9 اور 9.7 فیصد بڑھی (**شکل 2.4 الف، ب**)۔

اس سے قطع نظر، پیداوار کے اعداد و شمار کا موازنہ لاک ڈاؤن سے پہلے کے دور یعنی مالی سال 19ء کی تیسری سہ ماہی سے کیا جائے تو زیرِ جائزہ سہ ماہی کی 3.7 فیصد نمو بہت کم ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ٹیکسٹائل شعبے میں بحالی کا جزوی تعلق اساسی اثر سے ہے جس پر مالی سال 20ء کے کورونا لاک ڈاؤن کا اثر پڑا تھا۔ سوتی ٹیکسٹائل کے شعبے نے پیداواری نقصانات پر مؤثر طریقے سے قابو پالیا۔

شکل 2.5: شکر کی صنعت- مجموعی پیداوار، مجموعی درآمد اور قیمت کا رجحان

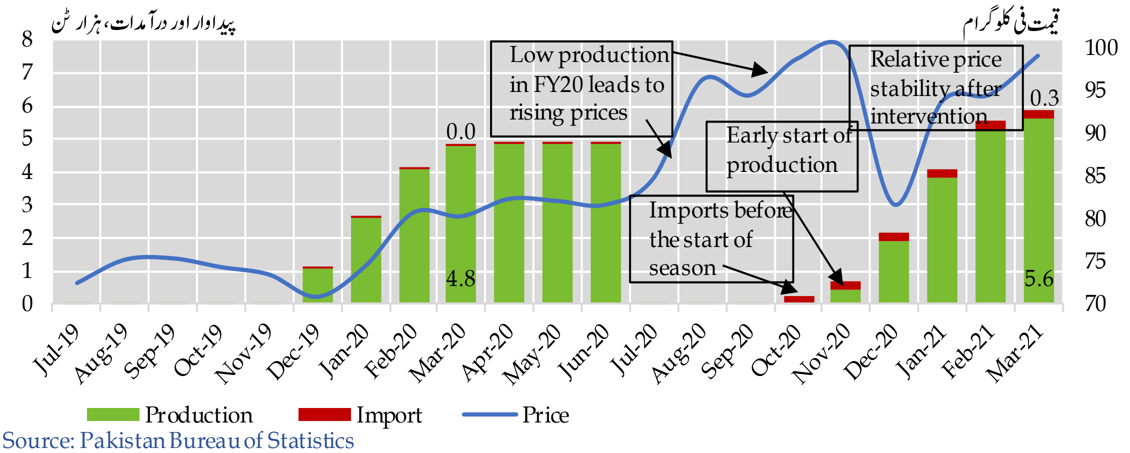

Source: Pakistan Bureau of Statistics

دیگر عوامل جو جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران سوتی ٹیکسٹائل شعبے کی نمو میں رکاوٹ بنے کپاس کے زیرِ کاشت رقبے میں کمی اور پست یافت ہو سکتے ہیں۔ کپاس کی ملکی پیداوار میں کمی کے باعث صنعتی کارخانوں نے درآمدی خام مال پر اپنا انحصار بڑھا دیا۔ خام کپاس کی درآمدی مقدار میں جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران یکلخت 84.8 فیصد کا اضافہ ہو گیا جبکہ رواں مالی سال کے ابھی تین ماہ باقی ہیں چنانچہ اس کی درآمد مزید بڑھنے کا امکان موجود ہے۔ ٹیکسٹائل بنانے والے اداروں کے لیے واحد اطمینان بخش بات یہ ہے کہ درآمدی خام مال کی اکائی قیمتیں کم و بیش گذشتہ سال جتنی ہی ہیں چنانچہ پیداواری لاگت بڑھنے سے بچ جائے گی۔

غذا

غذائی شعبے میں جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران 11.7 فیصد توسیع دیکھی گئی جبکہ گذشتہ سال اس مدت میں 1.7 فیصد کمی آئی تھی۔ شکر کی پیداوار میں اضافے نے اس کارکردگی کے لیے بنیادی مہمیز کا کام کیا، جبکہ گندم کی پسائی کی صنعت نے بھی غذائی گروپ کی پیداوار میں بحیثیت مجموعی اضافے میں حصہ لیا۔ گندم کی پسائی کے شعبے میں وسعت کا سبب یہ ہو سکتا ہے کہ رپورٹ کرنے والی فرموں کی تعداد پنجاب میں بڑھی ہے، جیسا کہ پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 21ء میں بھی اجاگر کیا گیا تھا۔ تمباکو سازی میں بھی اضافہ ہوا جس کی بڑی وجہ تمباکو کی غیر قانونی اور جعلی تجارت کے خلاف ریاستی کارروائی ہے۔[22] ایک اور اہم عامل دو سطح والا ٹیکس اسٹرکچر ہے جس پر گذشتہ سال سے عملدرآمد جاری ہے۔ تمباکو کی باضابطہ صنعت میں پیداوار بڑھانے میں اس سے بھی مدد ملی۔

شکر

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران شکر کی پیداوار میں 16.7 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس اسی مدت میں 1.7 فیصد کمی ہوئی تھی۔ رواں سال کارکردگی بہتر ہونے کی ایک وجہ یہ تھی کہ کچل کاری کا سیزن جلد شروع کر دیا گیا۔ یہ بات دوسری اور تیسری سہ ماہی کے پیداواری اعداد و شمار سے واضح ہوتی ہے۔ مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران پیداوار میں گذشتہ سال کی نسبت 72.1 فیصد

[22] فروری 2021ء میں جعلی، ڈیوٹی ادا کیے بغیر لائی گئی اور اسمگل شدہ سگریٹوں کے خلاف کارروائی۔
ماخذ:(www.fbr.gov.pk/pr/crackdown-against-counterfeit-non-duty-paid-a/152846)
5 مارچ 2021ء ایف بی آر نے ڈیوٹی ادا کیے بغیر لائی گئی اور اسمگل شدہ سگریٹوں کے خلاف کارروائی جاری رکھی۔
ماخذ:(www.fbr.gov.pk/pr/fbr-continues-crackdown-against-smuggled-non-/152880)
30 مارچ 2021ء ڈیوٹی ادا کیے بغیر لائی گئی اور اسمگل شدہ سگریٹوں کے خلاف ایف بی آر کی کارروائی جاری۔
ماخذ:(www.fbr.gov.pk/pr/fbr-continues-crackdown-against-smuggled-non-/152926)

نمو ہوئی جبکہ مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران پیداوار گذشتہ سال کی نسبت تقریباً جامد رہی یعنی صرف 0.4 فیصد کی واجبی نمو دیکھی گئی (**شکل 2.5**)۔

پیٹرولیم مصنوعات

پیٹرولیم کے شعبے میں جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران 12.7 فیصد نمو کے ذریعے تیزی سے بحالی ہوئی جبکہ گذشتہ سال 17.5 فیصد سکڑاؤ آیا تھا۔ اگر کورونا کے اثرات کو نظر انداز کر دیا جائے تو بھی رواں مالی سال کارکردگی اچھی رہی ہے، یعنی جولائی تا فروری مالی سال 20ء کے دوران جب کورونا کی صورت حال نے سرگرمیوں کو متاثر کرنا شروع نہیں کیا تھا تو اس شعبے میں 13.6 فیصد سکڑاؤ آچکا تھا جبکہ مالی سال 21ء کی اسی مدت کے دوران 7.7 فیصد کی قابلِ ذکر نمو ہوئی ہے۔

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران ہونے والی نمو کا بڑی حد تک سبب پیٹرول، ڈیزل، اور فرنس آئل کی پیداوار بڑھنا ہے (**شکل 2.6**)۔ مجموعی اقتصادی سرگرمیوں میں بحالی کا ٹرانسپورٹ سرگرمیوں پر بھی مثبت اثر پڑا ہے جس کے نتیجے میں پیٹرولیم مصنوعات کی طلب میں اضافہ دیکھا گیا ہے۔ نیز، گاڑیوں کی فروخت میں بھی اضافہ ہوا ہے خاص طور پر پست شرح سود کے تناظر میں، چنانچہ ملک میں نقل و حمل کی سرگرمیاں بھی مزید بڑھ گئی ہیں۔

گذشتہ چند سال کے دوران ہونے والی ضوابطی تبدیلیوں نے پیٹرولیم مصنوعات کے شعبے میں نمو کو روکنے میں اہم کردار ادا کیا ہے، مثال کے طور پر بجلی بنانے کے لیے فرنس آئل کے استعمال میں رکاوٹیں۔ تاہم چونکہ حکومت نے طلب بڑھنے کی بنا پر جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران فرنس آئل سے بجلی بنانے پر اپنی پابندیاں نرم کیں لہٰذا پیٹرولیم صنعت نے فرنس آئل کی پیداوار بڑھادی۔

گاڑیاں

گاڑیوں کے شعبے میں گذشتہ برس کے سکڑاؤ (37.7 فیصد) کے مقابلے میں جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران بہتری آئی اور اس میں دوہندسی نمو (23.4 فیصد) ہوئی۔ زیر جائزہ مدت میں اس شعبے میں نمو کی رفتار بڑھنا شروع ہوئی، جس کی عکاسی شرح نمو کی سہ ماہی تفصیل سے ہوتی ہے (**جدول 2.8**)۔ معاشی سرگرمیوں میں اضافے کے پورے شعبے پر مثبت اثرات مرتب ہوئے؛ کاروں (24.7)، موٹر سائیکلوں (20.3)، ایل سی ویز (30.2) اور ٹریکٹروں (57.5) سب میں دو ہندسی نمو دیکھی گئی (**شکل 2.7**)۔ اس کارکردگی میں کئی عوامل نے کردار ادا کیا۔ کم شرح سود، گاڑیوں کی قیمتوں میں قدرے استحکام، اور نئے ماڈلز متعارف کرانے سے گاڑیوں کے شعبے میں نمو کو سہولت ملی۔

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں کم شرح سود کا اثر گاڑیوں کے لیے صارفی قرضوں میں 73.6 ارب روپے کے اضافے سے نمایاں ہے جبکہ گذشتہ برس یہ 3.2 ارب

شکل 2.6: پیٹرولیم مصنوعات کی پیداوار اور مجموعی نمو بلحاظ مصنوعات

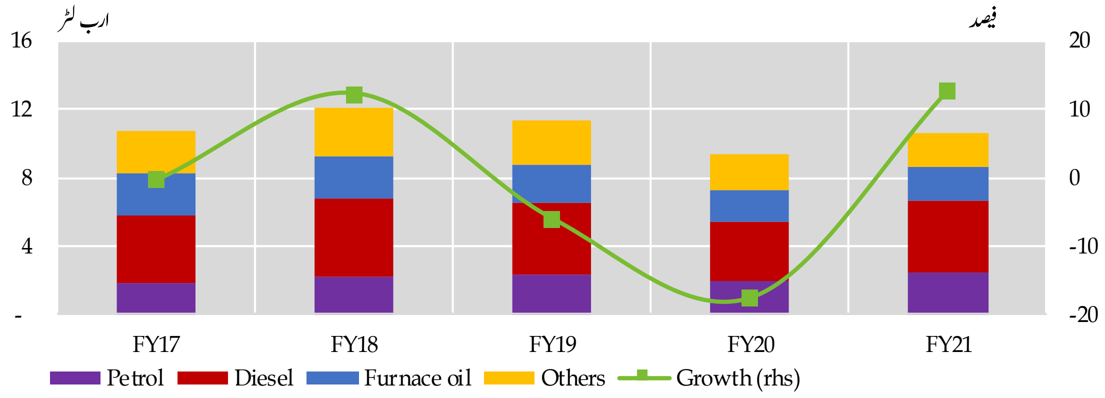

Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 2.7: گاڑیوں کا شعبہ - جولائی تا مارچ میں نمو بلحاظ مصنوعات

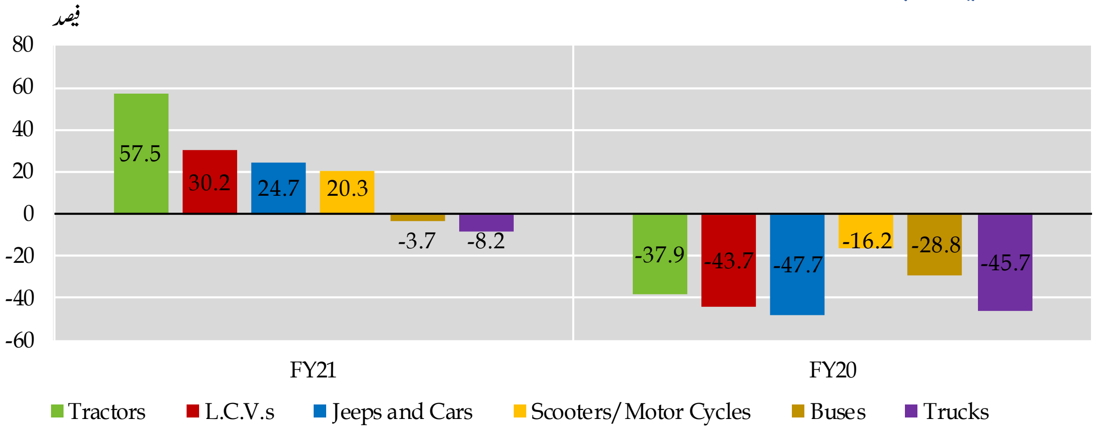

Source: Pakistan Bureau of Statistics

روپے تھا۔ ان قرضوں میں سے تقریباً 40 فیصد صرف مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی میں دیے گئے۔

اس مدت میں گاڑیوں کی قیمتوں میں استحکام نے بھی ان کی پیداوار بڑھانے میں کردار ادا کیا۔ مثلاً، مالی سال 20ء کے دوران کاروں کی قیمتوں میں 20.8 فیصد اضافہ ہوا جبکہ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کی مدت میں یہ 3.4 فیصد بڑھ سکیں۔[23] شرح مبادلہ میں استحکام نے زیر جائزہ مدت میں قیمتوں کو بڑھنے سے روکنے میں کردار ادا کیا۔

آٹو موٹیو ڈویلپمنٹ پالیسی 21-2016ء کے تحت کاروں کے بعض نئے اسمبلروں نے کاروں کی صنعت کے وسائل میں سرمایہ کاری کی تھی۔ صارفین کو متوجہ کرنے کی غرض سے نئی فرموں نے نئی خصوصیات سے مزین گاڑیاں متعارف کرائیں اور ایس یو ویز پر توجہ مرکوز رکھی، جن کی پہلے ملک میں سیڈان یا ہیچ بیک کاروں کے مقابلے میں سرایت قدرے کم تھی۔ اس حکمت عملی سے مہنگی کاروں کے صارفین متوجہ ہوئے، ان کی فروخت بڑھنا شروع ہو گئی اور نئی فرموں نے ملکی مارکیٹ میں قدم جمانا شروع کر دیے۔

مذکورہ عوامل کے علاوہ کووڈ کے منفی دھچکے سے نمٹنے میں مدد دینے میں معیشت کی بحالی کے لیے حکومت کے ترغیباتی پیکجوں نے بھی کاروں کے شعبے پر مثبت اثرات مرتب کیے۔ ٹریکٹروں کی طلب کو سیلز ٹیکس زراعانت کے علاوہ تعمیراتی شعبے کی سرگرمیوں میں تیزی سے تحریک ملی۔ جبکہ دو اور تین پہیوں والی گاڑیوں کی نمو کو کووڈ کی پہلی لہر کے دوران سخت لاک ڈاؤن کے سبب دبی ہوئی طلب سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔ منقولی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ زرعی پیداوار میں اضافہ موٹرسائیکلوں کی بلند طلب پر منتج ہوا۔ اس کے ساتھ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں کارکنوں کی ریکارڈ ترسیلات زر کی آمد نے بھی ممکنہ طور پر اس جز کی بحالی میں کردار ادا کیا ہے۔

مزید برآں، کاروں کے شعبے کی نمو کا اندراج ممکنہ طور پر ابھی کم کیا گیا ہے، کیونکہ چند نئی کمپنیوں کی پیداوار کے باضابطہ اعداد و شمار یا تو ابھی دستیاب نہیں ہیں یا انہیں طویل تاخیر سے جاری کیا گیا۔ اس شعبے میں نمو بلند ہوتی اگر کچھ نئی کمپنیوں – جنہوں نے خصوصاً ایس یو وی کے زمرے میں مارکیٹ میں حصہ بڑھایا ہے – کے اعداد و شمار کو صنعتی شعبے کے اعداد و شمار کے ڈیٹا کے مجموعے میں درج کیا جاتا۔

[23] ڈیٹا کا ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

کھاد

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں کھاد کے شعبے کی پیداوار میں 5.7 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 5.8 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اس سست رفتاری کو یوریا کی پیداوار میں کمی سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ مثبت پیش رفت یہ ہے کہ سال کی نمو بڑی حد تک غیر یوریا مصنوعات کی پیداوار میں اضافے کی مرہون منت تھی (**شکل 2.8**)۔

شکل 2.8: جولائی تا مارچ میں کھاد کی پیداوار

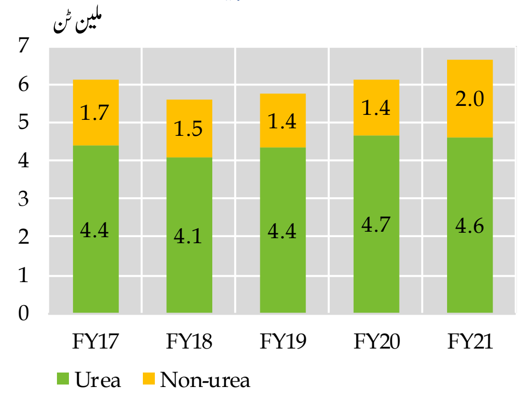

Source: National Fertilizer Development Center

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں یوریا کی پیداوار میں 1.2 فیصد کی معمولی کمی ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 7.8 فیصد نمو ہوئی تھی۔ مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی میں یوریا کے بڑے پیداواری پلانٹس کی سرگرمیاں سست رہیں اور اس کی پیداوار 4.9 فیصد پر آگئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی سہ ماہی میں 23.0 فیصد نمو ہوئی تھی۔ یوریا کی پیداوار میں کمی کی تلافی کسی حد تک چھوٹے پیمانے کے پیداکاروں کی بحالی سے ہوئی، تاہم یہ بڑے پلانٹس کے نقصانات کے ازالے کے لیے ناکافی تھی۔ نتیجتاً، مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی میں یوریا کی مجموعی پیداوار 1.6 فیصد تک کم ہوگئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی سہ ماہی میں 7.8 فیصد نمو ہوئی تھی۔

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں غیر یوریا مصنوعات کی پیداوار میں 40.8 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس 1.4 فیصد کی معمولی نمو ہوئی تھی۔ مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی میں این پی اور سی اے این کی پیداوار میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا۔ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں میں این پی اور سی اے این کی پیداوار میں بالترتیب 68.3 فیصد اور 64.0 فیصد اضافہ ہوا۔ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں کھاد کی ان مصنوعات کا ایک بڑا پیداکار آپریشنل رہا، جس نے گزشتہ برس اپنے آپریشنز جنوری 2020ء میں شروع کیے تھے، اور یہ اجناس کی پیداوار میں تیزی سے اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔

تعمیرات سے منسلک صنعتیں

حکومت کے تعمیراتی پیکج کی اعانت کے ذریعے تعمیرات سے منسلک صنعتی شعبوں میں نمو جاری رہی۔ خصوصاً، جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں سیمنٹ اور فولاد دونوں صنعتوں میں بالترتیب 25.1 فیصد اور 1.7 فیصد نمو ہوئی۔ خصوصاً، فولاد کی بحالی متاثر کن تھی کیونکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 8.0 فیصد کم ہوئی تھی۔ تعمیرات کے شعبے کی مضبوط کارکردگی کو بڑی حد تک نجی شعبے کی سرگرمیوں میں تیزی سے منسوب کیا گیا۔ مزید برآں، اگرچہ حکومت نے جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں گزشتہ برس کی نسبت ترقیاتی اخراجات میں 83.7 ارب روپے کی کمی کردی تھی، تاہم اس کے تعمیراتی پیکج کے ساتھ صنعتی شعبے کے لیے دیگر ترغیبات سے تعمیرات کے شعبے کو نمو میں مدد ملی۔ ترقیاتی اخراجات میں کمی کے باوجود ڈیموں اور شاہراہوں جیسے انفراسٹرکچر کے بڑے منصوبوں پر سرکاری اخراجات سے تعمیرات اور منسلک صنعتوں میں مطلب کو مسلسل تحریک مل رہی ہے۔

اسٹیٹ بینک نے بعض اقدامات کے ذریعے تعمیرات اور اس سے منسلک صنعتوں کو نمو میں بھی سہولت فراہم کی، جن میں خصوصاً کم آمدنی گروپ کے لیے مکانات کو ہدف بنایا گیا تھا۔[24] مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی میں ان کوششوں سے تعمیراتی مالکاری کی مد میں 2.2 ارب روپے استعمال ہوئے۔ علاوہ ازیں، جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں مکانات کے لیے 13.8 ارب روپے کے صارفی قرضے دیے گئے، جبکہ گزشتہ برس 5.6 ارب روپے کے قرضوں کی خالص واپسی ہوئی تھی۔ اس تحریک کے اثرات کی پیمائش رہائشی املاک کی قیمتوں میں اضافے سے ہوتی ہے۔ ریئل اسٹیٹ کے شعبے میں قیمتوں کے رجحانات پر نظر رکھنے والی ویب سائٹ

[24] حکومت اور اسٹیٹ بینک کے اقدامات کی تفصیلات کے لیے دیکھیے اسٹیٹ بینک کی دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 21ء۔

zameen.com کے مطابق جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران گذشتہ برس کے مقابلے میں قیمتیں بڑھی ہیں۔ یہ گذشتہ تین برسوں میں ہونے والی بلند ترین نمو بھی تھی (**شکل 2.9**)۔

شکل 2.9: جولائی تا مارچ میں املاک کے نرخوں میں نمو

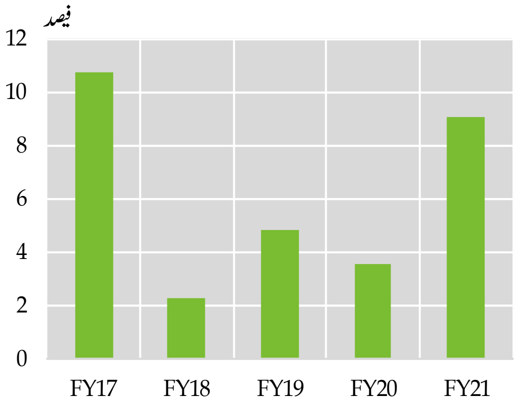

Source: Zameen.com

سیمنٹ

سیمنٹ کی ملکی طلب وزیر اعظم کے تعمیراتی پیکج، نیا پاکستان ہاؤسنگ اسکیم اور بڑے انفراسٹرکچر منصوبوں کے سبب مضبوط رہی۔ سیمنٹ کی پیداوار میں نمو کو تقویت دینے والا ایک اور اہم عامل مالی سال 21ء میں سیمنٹ پر ایف ای ڈی میں کی کمی تھی۔ اس ڈیوٹی کو 2روپے فی کلوگرام سے کم کرکے 1.5 روپے فی کلوگرام کر دیا گیا، جس کے نتیجے میں سیمنٹ کی 50 کلوگرام کی بوری کی قیمت 25روپے تک کم ہوگئی۔

سیمنٹ کے بڑے پیداکاروں نے مستقبل کی نمو کی توقعات کے پیش نظر اس کی پیداوار میں مزید اضافے کی نشاندہی کی ہے۔ توسیع کے آخری مرحلے میں ان کی پیداواری گنجائش تقریباً 45 ملین ٹن اضافے سے بڑھ کر 69 ملین ٹن سالانہ تک پہنچ گئی تھی۔[25] منقولی شواہد کے مطابق توقع ہے کہ مجوزہ نئی سرمایہ کاریوں سے پیداواری گنجائش مالی سال 23ء تک بڑھ کر تقریباً 100 ملین ٹن کے قریب پہنچ جائے گی۔[26]

گذشتہ تین سہ ماہیوں کے دوران ہر سہ ماہی میں سیمنٹ کی پیداوار میں نمو دوہندسی رہی ہے۔ سیمنٹ کی ترسیلات میں زیرِ جائزہ مدت میں بھی کچھ تبدیلیاں دیکھی گئیں۔ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کی نمو کا بنیادی سبب برآمدات تھیں لیکن تیسری سہ ماہی میں یہ رجحان بدل گیا اور ان کی نمو کا اہم محرک ملکی ترسیلات تھیں۔ مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی میں مجموعی فروخت میں ملکی فروخت کا حصہ بڑھ کر 85.6 فیصد ہوگیا جو مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں 79.8 فیصد تھا۔

جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں سیمنٹ کی برآمدات میں 10.8 فیصد نمو ہوئی جبکہ اس کے مقابلے میں گذشتہ برس یہ 25.6 فیصد بڑھی تھیں۔ زیرِ جائزہ مدت میں چین کو کلنکر کی برآمدات، سیمنٹ کی مجموعی برآمدات میں اضافے کا سبب بنیں۔ تاہم، کووڈ کے باعث سرحد کی بندش بڑی حد تک افغانستان کو سیمنٹ کی برآمدات بڑھانے کا سبب بنی۔

فولاد

فولاد کے شعبے کو بھی تعمیراتی سرگرمیوں میں اضافے سے فائدہ پہنچا۔ فولاد کی پیداوار کی بحالی، خصوصاً تعمیراتی نوعیت کے لیے فولادی زمرے کی رفتار مزید بڑھ گئی۔ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران فولادی چادروں کی پیداوار میں 37.0 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس 13.0 فیصد کمی ہوئی تھی۔ مزید برآں، تعمیراتی صنعت کے لیے ترغیبات کی موجودگی میں لمبے فولاد کی طلب مضبوط رہی۔ تاہم جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں الیکٹرونکس اور ٹیلی کام شعبے کی فولاد کی طلب کمزور ہونے کی وجہ سے چپٹے فولادی جز میں 22.5 فیصد کمی ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں بھی یہ 4.2 فیصد گری تھی۔

---

[25] ماخذ: آل پاکستان سیمنٹ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن۔

[26] 9 مئی 2021ء کی ڈان اخبار کی رپورٹ بعنوان، 'سیمنٹ ساز پیداواری گنجائش میں 40 فیصد توسیع کریں گے'۔

حال ہی میں فولادی سلاخوں کی قیمتیں بڑھی ہیں، جنہیں بڑی حد تک ملکی طلب میں اضافے سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ درآمدی اسکریپ، فولاد کی مقامی پروسیسنگ صنعت کے اہم خام مال، کی اکائی قیمتوں میں کمی کے باوجود طلب سے پیدا ہونے والے قیمتوں کے دباؤ نے قیمتوں کو بلند سطح پر رکھا (**شکل 2.10**)۔ فولاد کی طلب میں اضافہ بھی درآمدی ڈیٹا میں نمایاں ہے، جس سے پتہ چلتا ہے کہ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران اسکریپ اور تیار فولادی مصنوعات دونوں کی مقدار میں گذشتہ برس کے مقابلے میں اضافہ ہوا۔

شکل 2.10: فولاد کی قیمتیں

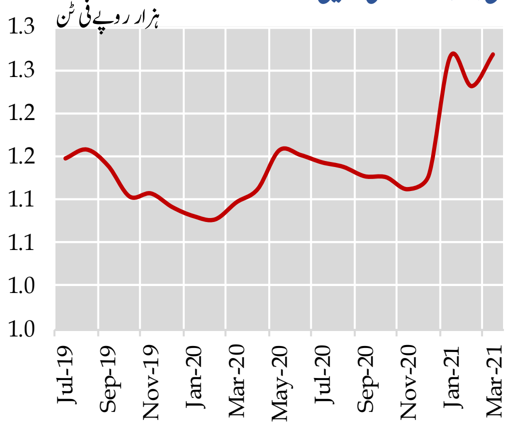

Source: Pakistan Bureau of Statistics

2.4 خدمات

عبوری تخمینوں کے مطابق مالی سال 21ء کے دوران خدمات کے شعبے میں بحالی ہوئی اور گذشتہ برس کے 0.6 فیصد سکڑاؤ کے مقابلے میں اس شعبے میں 4.4 فیصد نمو ہوئی۔ اس شعبے کی کارکردگی اجناس کے پیداواری شعبوں کی کارکردگی سے منسلک ہے؛ چونکہ مالی سال کے دوران مؤخر الذکر کی کارکردگی مثبت رہی، جس نے خدمات کے شعبے پر بھی اثرات مرتب ہوئے (**جدول 2.9**)۔ اہم تحریک تھوک و خردہ تجارت اور مالیات وبیمہ کے زمروں سے ملی۔

مالی سال 21ء کے دوران تھوک اور خردہ تجارت کے جز میں 8.4 فیصد کی متاثر کن نمو دیکھی گئی، جو مالی سال 06ء کے بعد سے بلند ترین نمو ہے۔ اساسی اثر کے علاوہ اس جز کو ان عوامل سے فائدہ پہنچا: (i) بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی مضبوط کارکردگی (ii) درآمدی مقدار میں اضافہ اور (iii) بلند زرعی پیداوار۔ اس جز کی سرگرمی میں اضافے کی مزید عکاسی گوگل کے نقل و حرکت کے اعداد و شمار سے بھی ہوتی ہے۔ آخر مارچ 2021ء تک 'کریانے اور فارمیسی' اور 'خردہ اور تفریحی' زمروں پر جانے والوں کی تعداد ان کی بیس لائن سطح (کووڈ سے پہلے) کے مقابلے میں بالترتیب 41 فیصد اور 14 فیصد زیادہ تھی (**شکل 2.11**)۔

جدول 2.9: شعبہ خدمات کی کارکردگی

فیصد

	م س21ء کے جی ڈی پی میں حصہ	نمو	
		م س20ءن	م س21ءع
تھوک اور خردہ تجارت	18.9	-3.9	8.4
ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور تجارت	12.2	-3.8	-0.6
مالیات اور بیمہ	3.7	1.1	7.8
مکاناتی خدمات	7.0	4.0	4.0
عمومی سرکاری خدمات	8.2	1.0	2.2
دیگر نجی خدمات	11.8	4.6	4.6
خدمات	**61.6**	**-0.6**	**4.4**

ن: نظر ثانی، ع: عبوری

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

مالیات اور بیمہ کے ذیلی شعبے کی کارکردگی بھی قابل ذکر تھی کیونکہ مالی سال 21ء کے دوران اس میں 7.8 فیصد نمو درج کی گئی جبکہ مالی سال 20ء میں یہ 1.1 فیصد تھی۔ اس کا اہم سبب بینکاری صنعت کے ڈپازٹس اور قرضوں میں اضافہ تھا۔ خصوصاً، آخر مارچ 2021ء تک ڈپازٹس اور خالص قرضوں میں گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں بالترتیب 16.4 فیصد اور 2.2 فیصد نمو ہوئی۔ مزید برآں، جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں کمرشل بینکوں کے بعد از ٹیکس منافع میں 31.3 فیصد اضافہ ہوا۔ بینکوں کی نفع یابی میں خاصے اضافے کو بلند خالص سودی آمدنی سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ مزید برآں، بینکاری صنعت کے اثاثوں اور منافع اور ایکویٹی پر منافع جیسے بینکاری صنعت کی نفع

یابی کے اظہاریوں میں بھی جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں بہتری آئی۔[27]

اس کے مقابلے میں مالی سال 21ء کے دوران ٹرانسپورٹ کے شعبے کی کمزور کارکردگی کے نتیجے میں ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات کے ذیلی شعبوں کے سکڑنے کا رجحان جاری رہا۔ تاہم، سکڑاؤ کی شدت مالی سال 20ء کی نسبت کم تھی۔ کووڈ کی دوسری اور تیسری لہر اور نتیجتاً اندرون شہر اور شہروں کے درمیان محدود نقل و حرکت نے ٹرانسپورٹ کے شعبے پر منفی اثرات مرتب کیے[28]۔ خصوصاً، مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی پی آئی اے کے لیے بظاہر دشوار تھی کیونکہ قومی فضائی کمپنی کی جانب سے کووڈ کی پابندیوں کے سبب 3.6 ارب روپے کے خام نقصانات درج کیے گئے۔[29]

تاہم، مواصلات کے جز میں کووڈ کے سبب دوردراز مقام سے کام کرنے (**شکل 2.11**) اور آن لائن تعلیمی انتظامات کے سبب انٹرنیٹ خدمات کی طلب بڑھنے کی وجہ سے مواصلات کے جز میں اضافہ ہو گیا۔ اس طلب کے نتیجے میں موبائل فون کی ٹیلی گنجانیت مارچ 2021ء تک بڑھ کر 84.6 فیصد تک پہنچ گئی، جو

شکل 2.11: پاکستان میں گوگل کے مطابق نقل و حرکت میں تبدیلیاں (7 روزہ حرکت پذیر اوسط)

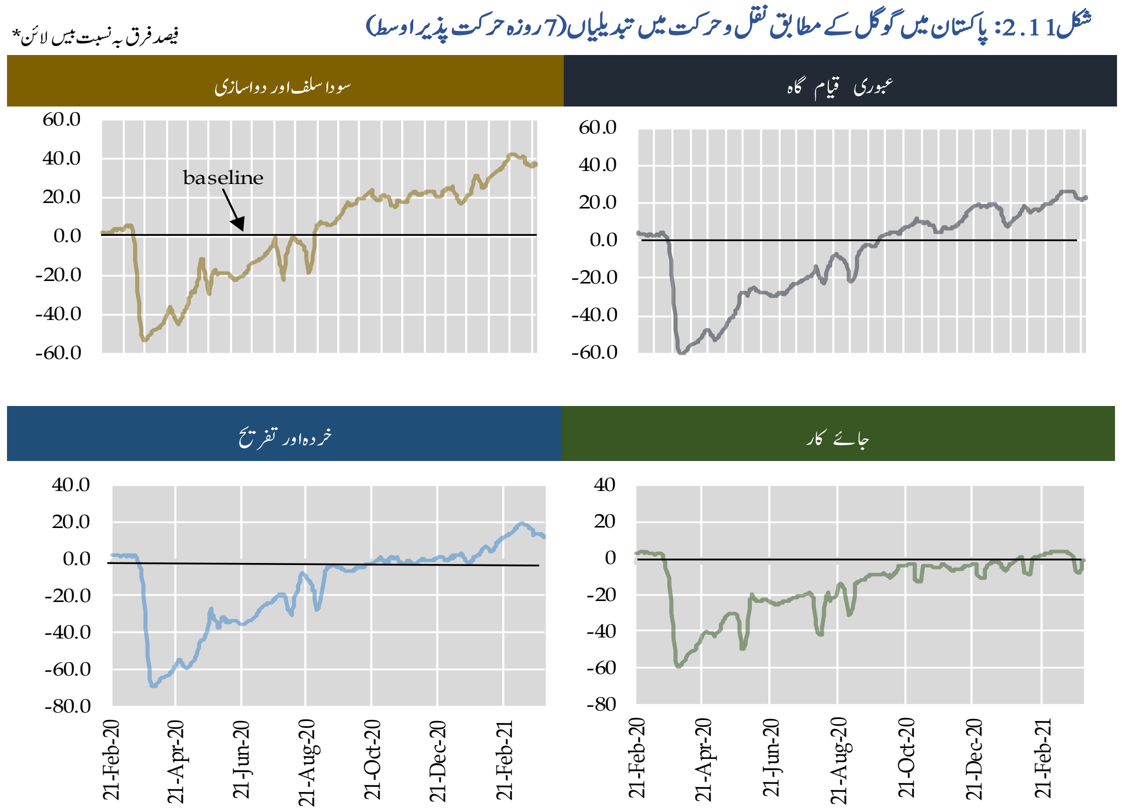

*The baseline (pre-Covid) is the median value for the 5- week period (Jan 3–Feb 6, 2020). the negative value represent acitvity is down while positive value represent activity is up from the baseline.
Source: Covid-19 Community Mobility Report

[27] آخر مارچ 2021ء تک بینکاری کی صنعت کے اثاثوں پر منافع اور ایکویٹی پر منافع بالترتیب 1.5 فیصد اور 21.0 فیصد تھا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 1.4 فیصد اور 18.9 فیصد تھا۔

[28] اندرون شہر ٹرانسپورٹ کو 50 فیصد پر آپریٹ کرنے کی اجازت دی گئی جبکہ پاکستان ریلوے کی سروس اس کی استعداد کا 70 فیصد رہی (ماخذ: این سی او سی، بتاریخ 22 مارچ 2021ء)۔

[29] وبا اور سرحد کی سخت بندش کے سبب پی آئی اے کے اہم روٹ (سعودی عرب، خلیج، ملائشیا اور برطانیہ) زیادہ متاثر ہوئے (ماخذ: پی آئی اے کی پہلی سہ ماہی رپورٹ 2021ء)۔

مارچ2020ء میں 80 فیصد تھی؛ اسی طرح، ملک میں براڈ بینڈ کے استعمال کنندگان کی تعداد مارچ 2020ء کے 82.7 ملین سے بڑھ کر اختتامِ مارچ 2021ء تک 98.0 ملین تک پہنچ گئی۔ تاہم، شمولیت پر مبنی انٹرنیٹ اور موبائل فون ربط سازی کے ماحول کے لحاظ سے پاکستان ابھی تک علاقائی معیشتوں سے بہت پیچھے ہے (باکس 2.1)۔

مالی سال 21ء کے دوران دیگر نجی خدمات کے ذیلی شعبے میں 4.6 فیصد نمو ہوئی۔ دیگر نجی خدمات میں معلومات اور مواصلاتی ٹیکنالوجی (آئی سی ٹی) سے متعلق خدمات 43.6 فیصد نمو کے ساتھ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں 1.5 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ ملک کی آئی ٹی خدمات کی فرمیں وبا کے دنوں میں وسیع آئی ٹی خدمات کی طلب میں نمو سے استفادہ کرتے ہوئے مسلسل عالمی منڈی میں اپنی سرایت کو بڑھا رہی ہیں (باب 5)۔

باکس 2.1: پاکستان میں شمولیتی انٹرنیٹ کی صورتحال

کووڈ19 کی شروعات اور اس کے نتیجے میں لاک ڈاؤن کے نفاذ کے بعد انٹرنیٹ کا استعمال پہلے سے زیادہ اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ دیگر ممالک کی طرح پاکستان میں ورچوئل اجلاسوں، آن لائن شاپنگ اور تفریح، ڈجیٹل مالی خدمات اور تقریبات مرکزی حیثیت اختیار کر چکی ہیں۔ انٹرنیٹ سے متعلق خدمات کی طلب بڑھنے کے نتیجے میں ملک میں تھری جی/ فور جی اور براڈ بینڈ سبسکرپشن میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے (**شکل 2.1.1**)۔ تاہم مختلف ممالک کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ شمولیتی انٹرنیٹ کے لحاظ سے پاکستان ابھی دیگر علاقائی معیشتوں سے پیچھے ہے (**شکل 2.1.2**)۔

شکل 2.1.1: پاکستان میں تھری جی اور فور جی صارفین

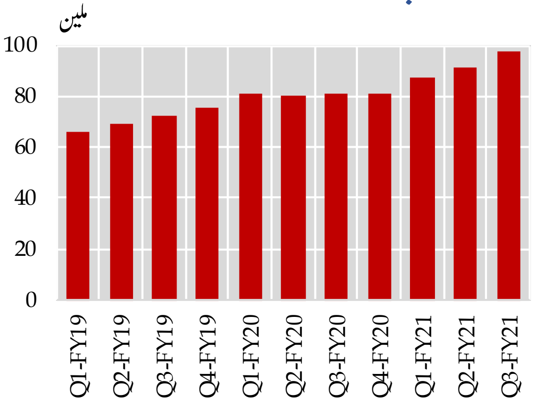

Source: PTA

شکل 2.1.2: شمولیتی انٹرنیٹ اشاریے کی درجہ بندی

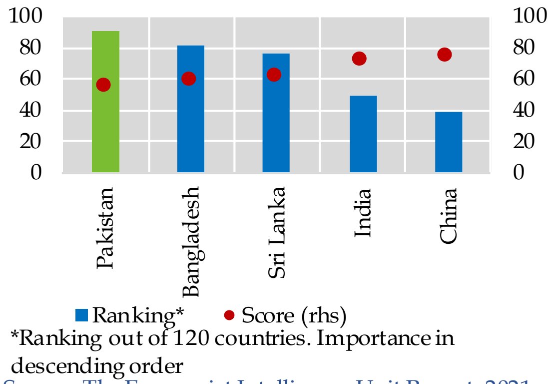

Source: The Economist Intelligence Unit Report, 2021

دی اکانومسٹ انٹیلی جنس یونٹ کے شمولیتی انٹرنیٹ انڈیکس 2021ء کی رپورٹ میں سروے میں شامل 120 ممالک میں مجموعی لحاظ سے (اشاریے کے نچلے کوارٹائل میں) پاکستان کو 90 ویں نمبر پر رکھا گیا ہے (**شکل 2.1.3**)۔ اشاریے میں چار سمتوں میں ملکی کارکردگی کو جانچا گیا ہے: دستیابی، کم قیمت، افادیت اور تیاری۔

دستیابی کے لحاظ سے – جس کے تحت ممالک کا تقابل انٹرنیٹ کے استعمال، معیار اور انٹرنیٹ انفراسٹرکچر کے پیمانے اور انٹرنیٹ ربط سازی کو ضروری اعانت مہیا کرنے کے لیے بجلی کی سطح سے متعلق شمولیتی اظہاریوں کی بنیاد پر کیا جاتا ہے – مجموعی حیثیت میں پاکستان کی درجہ بندی 97 ویں نمبر پر کی گئی۔ اس کا اہم سبب انٹرنیٹ کے استعمال کی کمزور کارکردگی اور انٹرنیٹ کی رسائی میں صنفی فرق ہے۔ جیسا کہ اسٹیٹ بینک کی مالی سال 20ء کی سالانہ رپورٹ میں درج کیا گیا ہے کہ ملک میں اسمارٹ فون اور انٹرنیٹ کے استعمال کی پست سطح کے پیچھے کارفرما اہم عوامل میں خواندگی کی نامناسب سطح اور ڈجیٹل مہارتیں شامل ہیں۔[30] مزید برآں، تقریباً ایک چوتھائی آبادی کو معلوم نہیں ہے کہ انٹرنیٹ کس طرح استعمال کرنا ہے، جبکہ تقریباً نصف اسے مفید یا دلچسپ

[30] خصوصی سیکشن: کورونا کی وبا اور پاکستان میں ڈجیٹل کنکٹی وٹی کے فروغ کی ضرورت، بینک دولت پاکستان، سالانہ رپورٹ برائے 20-2019ء

سرگرمی نہیں سمجھتے۔[31] مزید برآں، پاکستان میں انٹرنیٹ استعمال کرنے والے مردوں اور خواتین کی تعداد میں فرق موجود ہے۔ جی ایس ایم اے کے مطابق بظاہر ثقافتی رکاوٹیں صنفی مساوات میں زیادہ مشکلات پیدا کررہی ہیں۔[32]

کم قیمت کے لحاظ سے– جس میں فی کس آمدنی کے مقابلے میں انٹرنیٹ تک رسائی کی لاگت اور انٹرنیٹ مارکیٹ پلیس میں مسابقت کی سطح کا جائزہ لیا جاتا ہے– پاکستان کو 67ویں نمبر پر رکھا گیا۔ اس قدرے بہتر درجہ بندی کو وائرلیس انٹرنیٹ کے فراہم کنندگان کے درمیان مضبوط مسابقت سے منسوب کیا جاتا ہے۔ تاہم لاگت کے لحاظ سے اسمارٹ فونوں اور موبائل فون کے پری اور پوسٹ پیڈ ٹیرف کی بلند لاگت کے سبب ملک کا اسکور کم رہا۔

شکل 2.1.3: اشاریے کے اسکور کا موازنہ

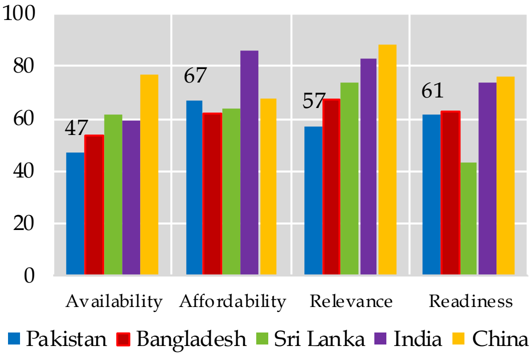

Source: The Economist Intelligence Unit Report, 2021

شکل 2.1.4: انٹرنیٹ کے اُن صارفین کا تناسب جنہوں نے ناخواندگی اور ڈیجیٹل لاعلمی کو رکاوٹ بتایا

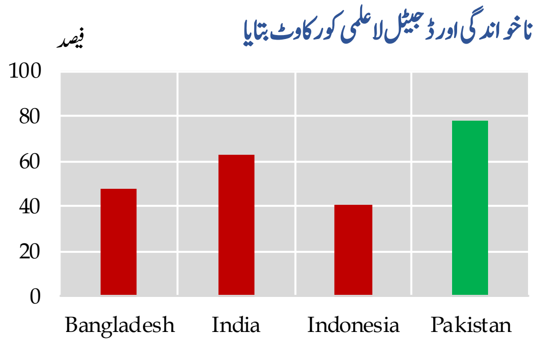

Source: GSMA Intelligence Consumerrs in Focus Survey 2019

تیاری کے لحاظ سے– جس میں مہارتوں، ثقافتی قبولیت اور اعانتی پالیسی سمیت انٹرنیٹ تک رسائی کی صلاحیت کا جائزہ لیا جاتا ہے– انٹرنیٹ تعلیم کی نچلی سطح ملک کے اپنے ہم منصبوں کے مقابلے میں پیچھے رہنے کا اہم سبب ہے۔ تعلیم کا فقدان اور ڈیجیٹل مہارتیں بظاہر موبائل انٹرنیٹ سے واقف موبائل استعمال کنندگان میں موبائل انٹرنیٹ کو اختیار کرنے میں ایک اہم رکاوٹ ہیں (**شکل** 2.1.4)۔

آخر میں افادیت کے پیرامیٹر سے عوام کو آن لائن دستیاب مقامی اور متعلقہ مواد کی وسعت کو جانچا جاتا ہے۔ اسے ملک میں انٹرنیٹ تک رسائی میں آسانی اور اس کی افادیت کا اظہاریہ سمجھا جاتا ہے۔ سرکاری شعبے کی اوپن ڈیٹا پالیسی اور مقامی زبان میں ای حکومتی خدمات کی عدم دستیابی کے باعث 120 ممالک میں پاکستان تنزلی کے بعد 91ویں نمبر پر آگیا۔

اپنی ترقی کے اگلے مرحلے میں دستیابی اور تیاری کے اجزا میں پاکستان کی کارکردگی میں بہتری متوقع ہے۔ قومی مالی خواندگی پروگرام پر توجہ اور ڈیجیٹل پاکستان پالیسی 2018ء سے ان پیرامیٹرز پر پیش رفت میں سہولت ملے گی۔ اسی طرح، موبائل ڈیوائس مینوفیکچرنگ پالیسی 2020ء سے ملک میں مقامی پیداوار کی حوصلہ افزائی کے ذریعے اسمارٹ فونوں کی لاگت کم کرنے میں مدد ملے گی؛ توقع ہے کہ اس سے سستے اسمارٹ فونوں (جیسے 2.جی) سے زیادہ جدید آلات پر منتقلی کی رفتار تیز ہوگی۔ اگرچہ پالیسی پر توجہ دینا ایک خوش آئند پیش رفت ہے، تاہم ڈیجیٹل دنیا میں دیہی معاشرے کو مربوط کرنے کے لیے زیادہ کوششوں کی ضرورت ہوگی۔ شمولیتی انٹرنیٹ کے لحاظ سے پاکستان کی کارکردگی بہتر بنانے کے لیے انفراسٹرکچر کی ترقی– خصوصاً ایسے شعبوں میں جہاں آپریٹروں کو سرمایہ کاری کی ترغیب کم ہے– اور زراعانت یافتہ رسائی (عوامی مقامات پر وائی فائی کی فراہمی) ضروری ہے۔

---

[31] پاکستان کی سماجی اور معیارزندگی کی پیمائش، گھرانوں کی مربوط اقتصادی سروے (ایچ آئی ای ایس) 19-2018ء رپورٹ۔

[32] جی ایس ایم اے کے مطابق پاکستان میں "موبائل صنفی فرق کی رپورٹ 2020ء" کے مطابق نمونے میں شامل آن لائن ہونے کے لیے موبائل انٹرنیٹ استعمال نہ کرنے والی 29 فیصد خواتین کو روکنے والا اہم عامل خاندان کی نامنظوری ہے، جبکہ مردوں میں یہ شرح صرف 2 فیصد ہے۔

2.5 افرادی قوت کی منڈی

جولائی تا فروری مالی سال 21ء میں سندھ اور پنجاب کے بڑے پیمانے کی اشیاسازی کے شعبے میں روزگار میں نمو 1.1 فیصد رہی جبکہ جولائی تا فروری مالی سال 20ء میں یہ 0.6 فیصد تھی۔[33] وبا کے سبب مشکلات کے باوجود اسمارٹ لاک ڈاؤن اور گھر سے کام کرنے کے ساتھ بر ہدف مالیاتی اعانت اور معاون زری پالیسی سے روزگار کی نمو برقرار رکھنے میں مدد ملی۔ اسٹیٹ بینک کے اعتماد کاروبار سروے میں روزگار کا حالیہ رجحان فروری 2021ء کی لہر میں بہتر ہو گیا جبکہ مستقبل میں روزگار کی توقعات میں معمولی کمی دیکھی گئی۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک کے اعتماد کاروبار سروے میں مستقبل کی بیروزگاری کے اشاریے میں بھی نومبر 2020ء اور جنوری 2021ء کے درمیان روزگار کے حوالے سے گھرانوں کے اعتماد میں بہتری دیکھی گئی۔

شکل 2.12: سندھ پنجاب مشترکہ صنعتی روزگار اور بڑے پیمانے کی اشیاسازی

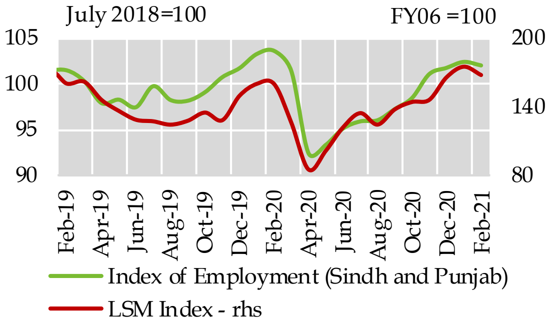

Source: Bureau of Statistics, Punjaband Bureau of Statistics, Sindh

تاہم، مارچ 2021ء کے اعتماد صارف سروے میں جنوری 2021ء کے مقابلے میں مستقبل کی بیروزگاری کی توقعات میں 3.6 فیصد اضافہ ہوا، جو ملک میں کووڈ کی تیسری لہر سے ہم آہنگ ہے۔ اس سے نشاندہی ہوتی ہے کہ مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی میں روزگار کی صورت حال میں بہتری آ گئی ہے۔ تاہم مستقبل کی روزگار کی توقعات کووڈ کی ممکنہ لہر کے سبب آئندہ مہینوں میں اس میں کمی کی عکاس ہیں۔

جہاں تک اجرتوں کا تعلق ہے تو جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران تعمیرات کے شعبے میں 6.5 فیصد نمو ہوئی۔ اسی طرح، گذشتہ سہ ماہی کے مقابلے میں حالیہ سہ ماہی میں گھریلو ملازمین اور مکینیکوں کی آمدنی بڑھنے کی رفتار سست ہو گئی۔ مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی میں ڈاکٹروں کے کلینکوں کی فیس 16.0 فیصد پر منجمد رہی، جبکہ مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی میں یہ ڈاکٹروں کی آمدنی میں اضافے کو ظاہر کرتی ہے۔

روزگار

جولائی تا فروری مالی سال 21ء میں سندھ اور پنجاب کے بڑے پیمانے کی اشیاسازی میں روزگار کے اشاریے میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا (**شکل 2.12**)۔ جولائی تا فروری مالی سال 21ء میں نمو کا محرک چینی کی صنعت کے روزگار میں 9.8 اضافہ تھا۔ یہ اسی مدت میں چینی کی پیداوار میں اضافے سے ہم آہنگ ہے، جسے گنے کی بہتر فصل سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔ مزید برآں، جولائی تا فروری مالی سال 21ء میں سوتی ٹیکسٹائل کے روزگار میں 0.9 فیصد نمو ہوئی، جبکہ گذشتہ مالی سال میں 4.2 فیصد کا سکڑاؤ دیکھا گیا تھا۔

صوبائی سطح پر ڈیٹا سے نشاندہی ہوتی ہے کہ جولائی تا فروری مالی سال 21ء کے دوران پنجاب کے بڑے پیمانے کی اشیاسازی کے شعبے کے روزگار میں 1.3 فیصد نمو ہوئی، جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں منفی 2.6 فیصد تھی۔ جولائی تا فروری مالی سال 21ء کے دوران اس زمرے میں 9.6 فیصد نمو کا اہم محرک غذا، مشروبات اور تمباکو کے اجزا تھے، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ منفی 6.0 فیصد تھی۔ اس زمرے میں چینی اور گندم کی پسائی کے روزگار کی نمو ثابت قدم رہی۔ جولائی تا فروری مالی سال 21ء میں گندم کی پسائی میں 17.8 فیصد نمو درج کی گئی جبکہ مالی سال 20ء میں 2 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اس کا اہم سبب پنجاب دفتر شماریات ہے، جس نے جولائی 20ء میں گندم کی پسائی کرنے والے یونٹوں کی درج کردہ تعداد کو 692 سے بڑھا کر 738 کر دیا تھا۔

[33] نمو کو علاوہ فولاد کی صنعت اخذ کیا جاتا ہے، کیونکہ پاکستان اسٹیل مل کی نجکاری کرنے کے حکومتی فیصلے کی وجہ سے اس کے اعداد و شمار میں فرق پایا جاتا ہے۔ مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی دوسری سہ ماہی رپورٹ کا باب 2۔

شکل 2.13 الف: پنجاب میں روزگار کی سال بسال نمو

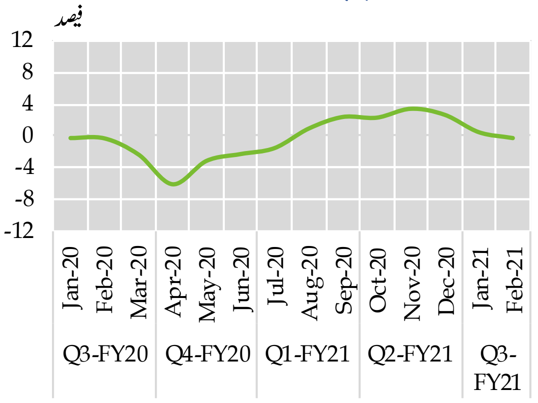

Source: Bureau of Statistics, Punjab

جدول 2.10: روزگار کی نمو بلحاظ شعبہ

	جولائی تا فروری		جنوری تا فروری	
	م س20ء	م س21ء	م س20ء	م س21ء
پنجاب				
بناتی گھی	19.0	2.2	23.4	-2.0
گندم کی پسائی	2.0	17.8	4.6	19.0
شکر	-13.6	16.1	0.1	-0.6
سگریٹ	18.6	4.1	16.7	0.5
سوتی ٹیکسٹائل	-3.9	1.9	-3.2	2.3
سیمنٹ	0.3	-3.8	-3.0	5.4
سندھ				
شکر	-3.1	-8.3	3.4	4.5
دواسازی	-35.4	6.3	-35.3	6.8
کھاد	-	1.6	-	0.6
سیمنٹ	-11.3	9.1	-14.3	9.4
فولاد کی مصنوعات	-9.6	-98.5	-9.7	-97.5
گاڑیاں	-	7.4	-	13.1

ماخذ: دفتر شماریات، پنجاب اور دفتر شماریات، سندھ

تاہم واضح رہے کہ صوبے کا سہ ماہی رجحان حالیہ سہ ماہی کے لیے روزگار کی نمو میں سست رفتاری کو ظاہر کرتا ہے۔ مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے ابتدائی دو

شکل 2.13 ب: سندھ میں روزگار کی سال بسال نمو

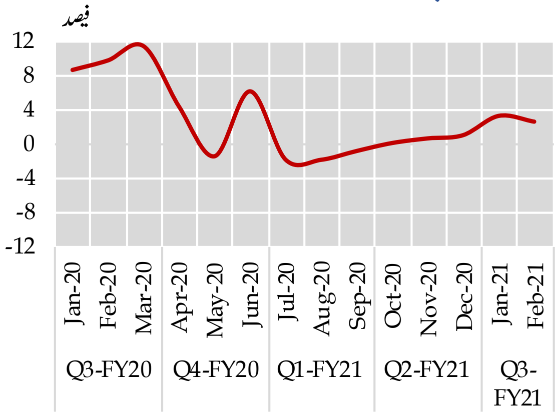

Source: Bureau of Statistics, Sindh

مہینوں میں 0.1 فیصد نمو ہوئی جبکہ اس کے مقابلے میں دوسری سہ ماہی میں 2.9 فیصد نمو ہوئی تھی۔ مزید برآں، فروری 2021ء کا ڈیٹا 0.3 فیصد سکڑاؤ کو ظاہر کرتا ہے، جس سے روزگار کے مجموعی اشاریے میں کمی کی عکاسی ہوتی ہے، کیونکہ مجموعی روزگار کے اشاریے کے ڈیٹا میں پنجاب کا حصہ 70 فیصد تک ہے (**شکل 2.13 الف**)۔

مالی سال 21ء کی دوسری اور تیسری سہ ماہی کے درمیان پنجاب کی نمو میں سست رفتاری کی وضاحت گنے کی کچل کاری کے سیزن کے اوقات سے ہوتی ہے۔ مالی سال 21ء میں روزگار میں اضافے کا سبب نومبر 2020ء میں چینی کی صنعت میں کچل کاری کی سرگرمیوں کا شروع ہونا تھا؛ اس کے مقابلے میں مالی سال 20ء میں یہ دسمبر 2019ء سے بڑھنا شروع ہوا کیونکہ گذشتہ مالی سال میں کچل کاری میں تاخیر ہوگئی تھی؛ لہٰذا مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی میں سال بسال نمو بڑھ گئی جبکہ تیسری سہ ماہی میں نمو سست رہی۔

حالیہ سہ ماہی میں پنجاب میں روزگار کے شعبے میں سست نمو کا ایک اور اہم سبب سگریٹ سازی میں روزگار کی سست نمو ہے (**جدول 2.10**)۔ مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے ابتدائی دو مہینوں میں سگریٹ سازی میں صرف 0.5 فیصد نمو ہوئی، تاہم مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی میں نمو 3.2 فیصد تھی۔

شکل 2.14 الف: صنعتی شعبے میں بی سی ایس کا اشاریہ روزگار

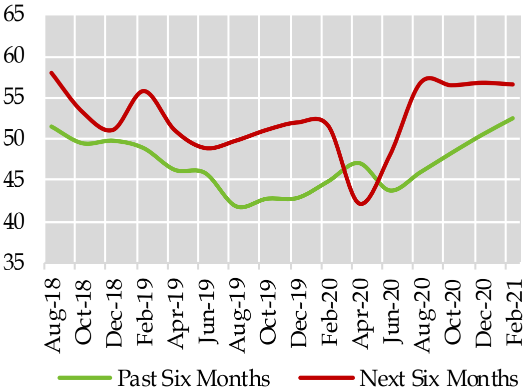

شکل 2.14 ب: خدمات کے شعبے میں بی سی ایس کا اشاریہ روزگار

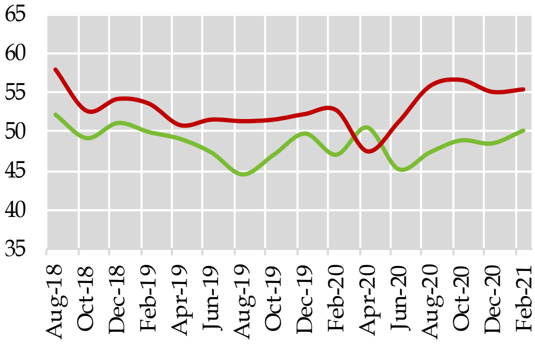

Source: State Bank of Pakistan

مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی میں سندھ میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں 2.9 فیصد نمو درج کی گئی، جو مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی میں ہونے والی 0.5 فیصد نمو کے مقابلے میں زیادہ ہے (**شکل 2.13 ب**)۔[34] اس کا اہم محرک اسی مدت میں گاڑیوں کے شعبے کے روزگار میں 13.1 فیصد نمو ہے۔ مزید برآں، اسی مدت میں صوبے میں پیداوار کے مطابق سیمنٹ میں 9.4 فیصد کی نمو درج کی گئی۔

اسٹیٹ بینک کے کاروباری اعتماد سروے میں دسمبر 2020ء اور فروری 2021ء کے درمیان صنعتی شعبے کے حالیہ روزگار کے اشاریے (گذشتہ چھ مہینوں میں) میں بہتری ظاہر ہوئی (**شکل 2.14 الف اور ب**)۔ اس سے نشاندہی ہوتی ہے کہ دسمبر تا جنوری مالی سال 21ء میں روزگار کا اشاریہ بہتری ہوا جبکہ یہ بات سندھ اور پنجاب کے صوبوں کے صنعتی روزگار کے اشاریے سے بھی عیاں ہے۔ تاہم دسمبر 2020ء اور فروری 2021ء میں متوقع روزگار کے اشاریے (آئندہ چھ مہینوں کا) میں کچھ بگاڑ دیکھا گیا۔

مزید برآں، کاروباری اعتماد سروے سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدمات کے شعبے کے کاروبار نے بھی فروری 2021ء کی لہر میں روزگار میں اضافہ درج کیا۔ یہ جنوری تا فروری کی مدت میں کووڈ کی دوسری لہر کے کمزور اثرات سے ہم آہنگ ہے۔ دسمبر 2020ء اور فروری 2021ء کی لہروں کے درمیان خدمات کے شعبے کا متوقع روزگار کا اشاریہ اسی سطح پر رہا۔

کاروباری اعتماد سروے کے رجحان کو اسٹیٹ بینک کے اعتماد صارف سروے میں بھی دیکھا جا سکتا ہے۔[35] اعتماد صارف سروے میں متوقع معاشی حالات کے اشاریے کے حصے میں شریک افراد سے آئندہ چھ مہینوں کے دوران ان کی روزگار کی توقعات کے بارے میں پوچھا جاتا ہے۔ نومبر 2020ء اور جنوری 2021ء کی لہر کے درمیان مستقبل کی بیروزگاری کا اشاریہ کم ہو گیا، جس سے روزگار کے متعلق گھرانوں کی توقعات میں بڑھتی ہوئی امیدوں کی نشاندہی ہوتی ہے (**شکل 2.15**)۔ تاہم مارچ 2021ء میں کووڈ کی تیسری لہر شروع ہونے کے ساتھ سروے میں شریک افراد کا مستقبل میں روزگار کے حوالے سے اعتماد کم ہو گیا۔[36]

---

[34] نمو علاوہ فولاد کی صنعت اخذ کی جاتی ہے۔

[35] یہ سروے بینک دولت پاکستان اور انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن، کراچی کی جانب سے منعقد کیا جاتا ہے۔ یہ ٹیلی فون پر مبنی سروے ہے، جس میں تقریباً 1670 گھرانے شرکت کرتے ہیں۔

[36] اسٹیٹ بینک کے اعتماد صارف سروے کے نتائج کو ڈَن اینڈ بریڈ اسٹریٹ پاکستان اور گیلپ پاکستان کے شائع کردہ اعتماد صارف سروے سے تقویت ملتی ہے۔ گیلپ سروے کے نتائج مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی اور مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے درمیان بیروزگاری کے مستقبل کے خالص اظہاریے میں تقریباً 19 فیصد کمی ظاہر کرتا ہے۔ اس سے مستقبل میں روزگار کے مواقع کے حوالے سے (بقیہ اگلے صفحے پر)

شکل 2.15: مستقبل میں بیروزگاری کا اشاریہ (اگلے چھ ماہ) - ایس بی پی اعتمادِ صارف سروے

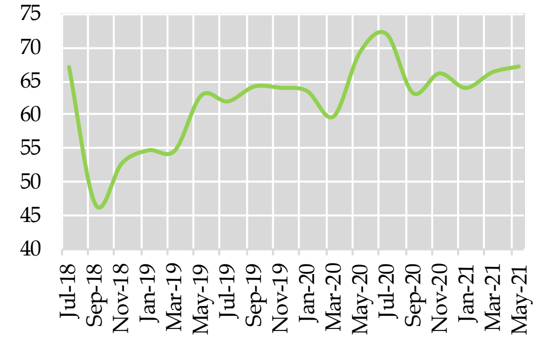

Source: State Bank of Pakistan

شکل 2.16: تعمیرات کے شعبے کی اجرتوں میں نمو

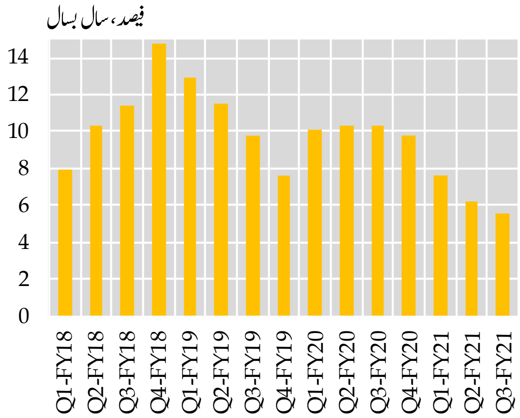

Source: Pakistan Bureau of Statistics

اجرتیں

تعمیرات کے شعبے کا اجرت کا اشاریہ جسے صارف اشاریہ قیمت ڈیٹا کے مجموعے سے لیا گیا ہے، وہ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں 6.5 فیصد نمو ظاہر کرتا ہے، جو کہ جولائی تا مارچ مالی سال 20ء میں دیکھے گئے 10.2 فیصد کے مقابلے میں کم ہے۔ مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی میں نمو 5.5 فیصد تھی، جو گذشتہ سہ ماہی کے 6.2 فیصد کے مقابلے میں کم ہے (**شکل 2.16**)۔ مارچ 2020ء میں کووِڈ 19 میں اضافے کے بعد سے تعمیرات کے شعبے میں اجرت کی شرح مسلسل سست رہی ہے، جس کا مطلب ہے کہ اجرتوں میں اضافہ ہو رہا ہے لیکن اضافے کی شرح سست رفتار ہے۔ تعمیرات کے شعبے سے قریبی ربط رکھنے والے پیشوں، غیر ہنر مند افرادی قوت اور مستریوں، کی اجرتوں کے جائزے میں بھی یہی رجحان دیکھا گیا (**شکل 2.17**)۔ ابتدائی طور پر لاک ڈاؤن اور اس کے نتیجے میں تعمیراتی سرگرمی کی سست رفتاری اجرتوں میں سست نمو کا سبب تھی۔ تاہم جیسا کہ تعمیرات سے منسلک صنعتوں کی نمو سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک میں تعمیراتی شعبے کی رفتار بڑھ رہی ہے۔ مارچ 2021ء میں مستریوں اور غیر ہنر مند افرادی قوت کی یومیہ اجرتوں میں نمو سے اضافے کا پتہ چلتا ہے اور اگر ملک کے تعمیراتی شعبے کی سرگرمیوں میں اضافے کا سلسلہ جاری رہا تو تعمیرات کے شعبے کی اجرتوں کا رجحان مالی سال 21ء کی چوتھی سہ ماہی میں بدل سکتا ہے۔

شکل 2.17: یومیہ اجرتوں میں نمو

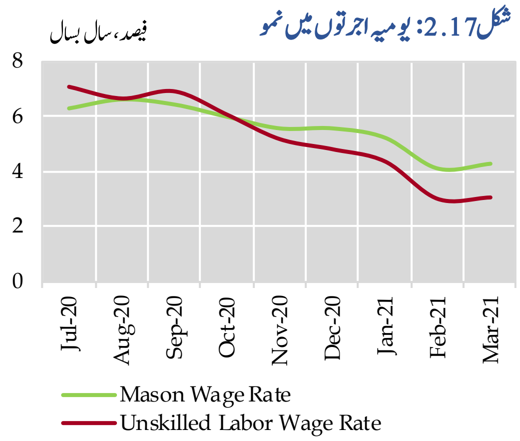

Source: Pakistan Bureau of Statistics

تعمیرات کے شعبے کی اجرتوں کے علاوہ صارف اشاریہ قیمت میں خدمات کے شعبے میں بعض پیشوں کے اشاریوں کو بھی شامل کیا جاتا ہے۔ ان اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی کے مقابلے میں مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران گھریلو ملازمین اور مکینکوں کی آمدنی میں نمو سست رہی

گھرانوں کی مایوسی میں اضافے کا پتہ چلتا ہے۔ مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی کے گیلپ سروے کے 1600 شرکا میں تقریباً 53 فیصد سے زیادہ کی رائے تھی کہ آئندہ مہینوں میں بیروزگاری بڑھے گی۔ اعتماد میں بگاڑ کا سبب کووِڈ کی تیسری لہر اور اس پر قابو پانے کے لیے لگنے والی پابندیاں ہیں۔

(**شکل 2.18**)۔ مالی سال 20ء کی تیسری اور چوتھی سہ ماہی میں گھریلو ملازمین کی تنخواہوں میں نمایاں کمی دیکھی گئی۔ یہ وہ وقت تھا جب ملک میں کووڈ کی وجہ سے بے یقینی بڑھ گئی تھی۔ دوسری جانب درج شدہ شعبوں میں ڈاکٹروں کی آمدنی (صارف اشاریہ قیمت میں درج ڈاکٹر کی کلینک فیس کی بنیاد پر) میں سب سے زیادہ اور مسلسل نمو دیکھی گئی۔ جولائی تا مارچ مالی سال 20ء کے دوران ڈاکٹروں کی فیس میں 15.9 فیصد نمو ہوئی جس کے بعد جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں یہ 15.3 فیصد تک بڑھ گئی۔ اس کا سبب وبا کے پھیلاؤ کی وجہ سے طبی خدمات کی بلند طلب تھی۔

شکل 2.18: شعبہ خدمات کے مختلف پیشوں کی آمدنی میں نمو

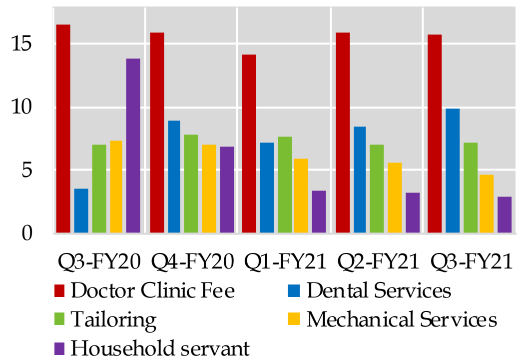

Source: Pakistan Bureau of Statistics